مرزا قادیانی۔ بڑا "وادیا"

http://www.Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۷ تا ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۶ مارچ تا ۸ اپریل ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۴۴، ۴۵

اہلِ حق کی پانچوں محاذوں پر صف بندی

فطرت کا انتخاب
امریکی خاتون کا قبول اسلام

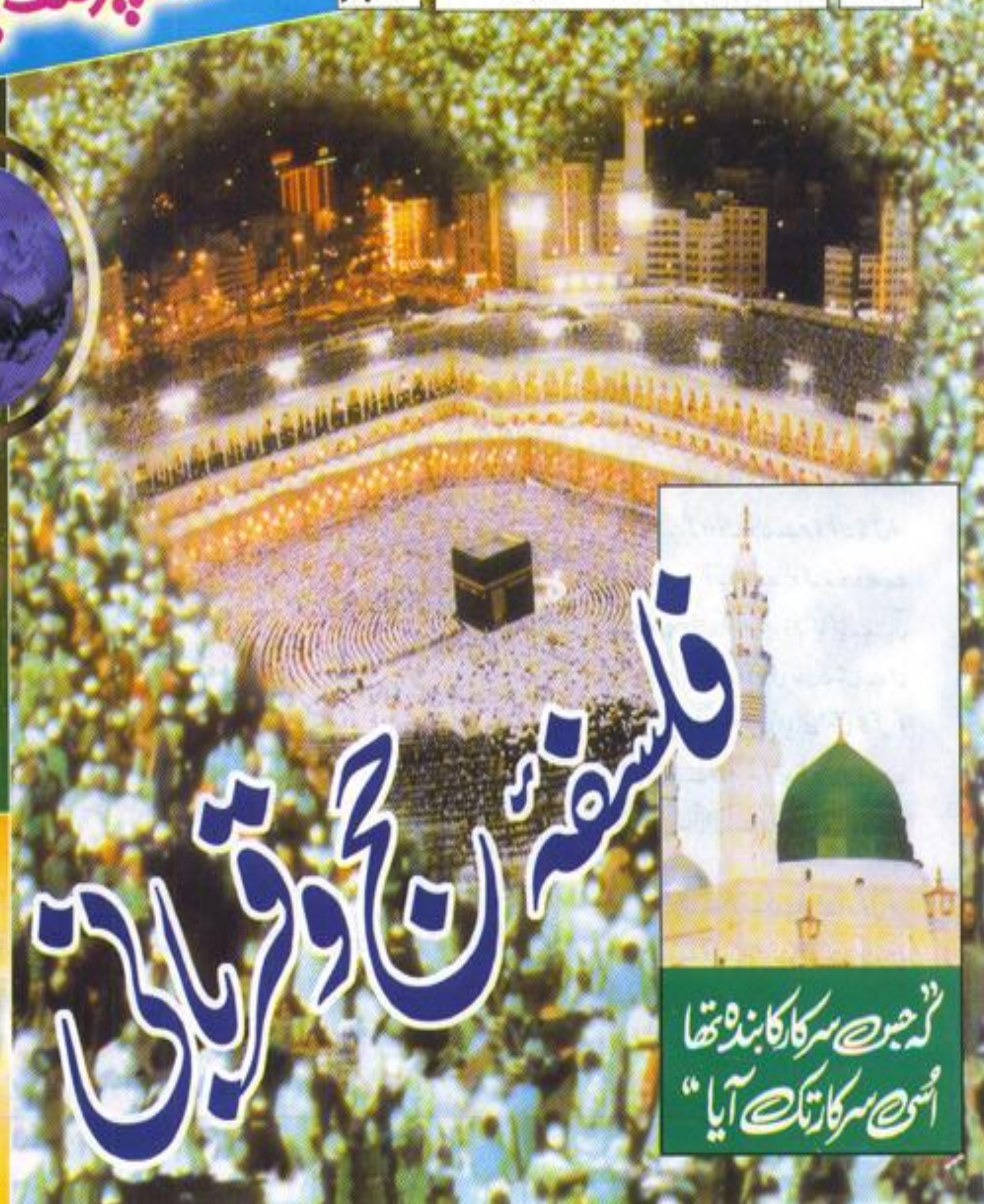

فلسفۂ حج و قربانی

"کہ جس سرکار کا بندہ تھا اُسی سرکار تک آیا"

فتنۂ قادیانیت فساد کی جڑ

جانور ادھار لے کر قربانی کرنا :

س :…… جس طرح دنیا کے کاروبار میں ہم ایک دوسرے سے ادھار لیتے ہیں' اور بعد میں وہ ادھار ادا کر دیتے ہیں۔ کیا اسی طرح ادھار پر جانور لے کر قربانی کرنا جائز ہے؟

ج :…… جائز ہے۔

قسطوں پر قربانی کے بکرے :

س :…… معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا قسطوں پر بکرا یا گائے لے کر قربانی کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ براہ مہربانی اس مسئلے پر روشنی ڈالیں تاکہ میرا یہ مسئلہ حل ہو سکے اور دوسروں کو بھی شرعی حل معلوم ہو سکے۔

ج :…… جس جانور کے آپ مالک ہیں اس کی قربانی جائز ہے' خواہ آپ نے نقد قیمت پر خریدا ہو' خواہ ادھار پر' خواہ قسطوں پر۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ جس دن آپ کو اپنی جمع کردہ رقم کے بدلے جانور دیا جائے گا تب آپ اس کے مالک ہوں گے۔

غریب کا قربانی کا جانور اچانک بیمار ہو جائے تو کیا کرے؟ :

س :…… زید نے اپنی قربانی کا جانور لیا ہوا تھا جو عیدالاضحیٰ سے ایک دو دن پہلے بیماری کی وجہ سے علیل ہو جاتا ہے پھر اس کو ذبح کر کے تقسیم کیا جاتا ہے کیا اس کی قربانی ہو گئی یا نہیں؟ اور زید بالکل غریب آدمی ہے ملازم پیشہ ہے جس نے اپنی تین چار ماہ کی تنخواہ میں سے رقم جمع کر کے یہ قربانی خریدی تھی اب اس قربانی کے ہلاک ہونے کے بعد اس کے پاس دوسری قربانی خریدنے کی گنجائش نہیں ہے اب یہ کیا کرے؟

ج :…… اس کے ذمہ قربانی کا دوسرا جانور خریدنا لازم نہیں البتہ قربانی نہیں ہوئی' لیکن ممکن ہے اللہ تعالیٰ نیت کی وجہ سے قربانی کا ثواب عطا فرما دے۔

قربانی کا بکرا خریدنے کے بعد مر جائے تو کیا کرے :

س :…… ایک شخص صاحب نصاب نہیں ہے وہ بقر عید کے لئے قربانی کی نیت سے بکرا خریدتا ہے لیکن قبل از قربانی بکرا مر جاتا ہے یا گم ہو جاتا ہے ایسی صورت میں اس شخص پر دوبارہ بکرا خرید کر قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور بکرا مر جاتا ہے یا گم ہو جاتا ہے تو اس کو دوبارہ بکرا خرید کر قربانی دینا چاہئے یا نہیں؟

ج :…… اگر اس پر قربانی واجب نہیں تو اس کے ذمہ دوسرا جانور خریدنا ضروری نہیں اور اگر صاحب نصاب ہے تو دوسرا جانور خریدنا لازم ہے۔

جس شخص کا عقیقہ نہ ہوا ہو کیا وہ قربانی کر سکتا ہے :

س :…… ہمارے محلے میں ایک مولانا رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ قربانی وہ انسان کر سکتا ہے جس کے گھر میں ہر بڑے اور بچے کا عقیقہ ہو چکا ہو' مگر ہمارے گھر میں کسی کا بھی عقیقہ نہیں ہوا کیونکہ ہماری والدہ کہتی ہیں کہ وہ ہم سب کا عقیقہ اس کی شادی پر کر دیں گی۔

ج :…… مولانا صاحب کا یہ مسئلہ صحیح نہیں' عقیقہ خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو قربانی ہو جاتی ہے نیز مسنون عقیقہ ساتویں دن ہوتا ہے شادی پر عقیقہ کرنے کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں۔

لاعلمی میں دنبہ کے بجائے بھیڑ کی قربانی :

س :…… ہم نے گزشتہ عید کو قربانی کی' ہماری یہ پہلی قربانی تھی اس لئے ہم دھوکہ کھا گئے اور بجائے دنبہ کے بھیڑ لے آئے' بعد میں پتہ چلا کہ یہ دنبہ نہیں بھیڑ ہے اب آپ بتائیں کہ ہماری یہ پہلی قربانی بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جائے گی؟

ج :…… اگر اس کی عمر ایک سال کی تھی تو قربانی ہو گئی کیونکہ دنبہ اور بھیڑ دونوں کی قربانی جائز ہے۔

حلال خون اور حلال مردار کی تشریح :

س :…… ایک حدیث کی رو سے دو قسم کے مردار اور دو قسم کا خون حلال ہیں براہ مہربانی وہ دو قسم کے مردار جانور اور دو قسم کے خون کون سے ہیں اور وہ حدیث بھی تحریر فرمائیں کیونکہ بقول ایک صاحب کے دو قسم کا مردار (۱) مچھلی' (۲) ٹڈی اور دو قسم کا خون (۱) قاتل کا خون (۲) مرتد کا خون حلال ہے کیا یہ قول درست ہے؟

ج :…… ان صاحب نے جو کہا ہے کہ مردار جانور سے مراد (۱) ٹڈی' (۲) مچھلی ہے تو یہ بات ان کی ٹھیک ہے' لیکن مردار سے حرام مراد نہیں بلکہ اس سے مراد ہے کہ ٹڈی اور مچھلی کو اگر زندہ پکڑا جائے تو یہ دونوں بغیر ذبح کرنے کے حلال ہیں کیونکہ اگر پکڑنے سے پہلے مر گئے تو ان کا کھانا جائز نہیں بلکہ حرام ہے اور اس حدیث میں جو خون کا ذکر ہے اس سے مراد (۱) جگر' (۲) تلی ہے زید نے جو خون کے متعلق کہا ہے کہ دونوں خون سے مراد خون قاتل اور خون مرتد ہے' تو یہ غلط ہے' کیونکہ مذکورہ حدیث میں دونوں خونوں کو تصریحاً ذکر کیا گیا ہے۔ باقی قاتل اور مرتد کا ذکر دوسری حدیث میں ہے ان دونوں کو مباح الدم قرار دیا گیا ہے' یعنی قاتل کو مقتول کے بدلے اور مرتد کو تبدیلی دین کی وجہ سے قتل کیا جائے باقی اس سے مراد یہ نہیں کہ ان دونوں کا خون حلال ہے۔

س :…… قربانی کے بکرے کی چربی سے اگر کوئی گھر میں صابن بنائے تو کیا یہ جائز ہے؟ اگر گناہ ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے اگر معلوم نہ ہو کہ یہ سہو ہے :

ج : قربانی کے جانور کی چربی سے صابن بنا لینا جائز ہے کوئی گناہ نہیں۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۷ تا ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۶ مارچ تا ۱۸ اپریل ۹۹ | شمارہ ۴۴/۴۵

بیاد:
☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

(اداریہ) 4
قلسفہ حج و قربانی .... (جناب ڈاکٹر سرور اکبر آبادی صاحب) 6
خاتم الانبیاء ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع .... (جناب محمد اکرام الحق صاحب) 8
"کہ جس سر کا کلمہ وتھا سی سرکار تک آیا" .... (جناب صاحبزادہ طارق محمود صاحب) 10
مرزا قادیانی .... بدواوروا تیا .... (جناب مظفر وارثی صاحب) 12
مرزا قادیانی .... مذہبی دنیا کا چارلی چپلن .... (جناب شفیق مرزا صاحب) 13
قادیانیت .... فساد کی جڑ .... (جناب ارشاد احمد عارف صاحب) 14
قصہ درد .... (جناب محمد طاہر رزاق صاحب) 15
اہل حق کی پانچوں محاذ پر صف بندی .... (علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب) 17
امیر شریعتؒ .... ایک ہمہ گیر شخصیت .... (نوابزادہ نصر اللہ خان) 19
فطرت کا انتخاب .... امریکی خاتون کا قبول اسلام .... (ابو ثمامہ انصار) 21
طالبان .... (جناب صفدر حسین صاحب) 23
اخبار ختم نبوت 25

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا عبد الرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: خرم
کمپوزنگ: فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۳۰ روپے سہ ماہی: ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹-۷۸۴ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان میں ایسی جسارت

گزشتہ کچھ عرصہ سے پاکستان میں ایسے چپل فروخت ہو رہے ہیں جن پر لفظ اللہ کندہ ہے (نعوذ باللہ) پہلے یہ لاہور میں بک رہے تھے پھر اس کے بعد کراچی اور دوسرے شہروں میں بک رہے ہیں اب جبکہ ان جگہوں پر احتجاج ہوا تو اس کو صوبہ سرحد کے دیہی علاقوں میں بیچنے کے لئے بھیج دیا۔ اب صوبہ سرحد میں احتجاج شروع ہو رہا ہے۔ ہماری اطلاعات کے مطابق یہ چپل لاہور کی ایک فیکٹری نے بنایا تھا اور اس کو فروخت کرنے کے لئے بھیجا بعد میں جب اس پر احتجاج ہوا تو اس نے بتایا کہ یہ چپل بنانا بند کر دیے ہیں لیکن بد قسمتی سے کسی شقی القلب نے ان چپلوں کو اگلے مرحلے کے لئے تو بنانا بند کر دیے لیکن اپنا اسٹاک تلف نہیں کیا اور چند ٹکوں کی لالچ میں اس نے مارکیٹ میں چپل بیچنے کے لئے دے دیے جس کی وجہ سے پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے لفظ کی بے حرمتی تو مسلمانوں کے ہاتھوں ہو رہی ہے کتنے بد قسمت ہیں وہ مسلمان جو خود چند ٹکوں کے لئے آقا ﷺ کی بے حرمتی کرنے سے باز نہیں آتے ایسے لوگ ہماری نظروں میں مسلمان نہیں اور مرتد بلکہ واجب القتل ہیں لیکن ہماری حکومت کی بے غیرتی اور بے حسی ملاحظہ کریں کہ وہ دیکھ رہے ہیں اس کے باوجود کوئی ایکشن لینے کے لئے تیار نہیں یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں دفتر ختم نبوت میں لوگ یہ چپل لے کر آئے اور ہم نے یہ چپل دیکھے ہیں اور یہ چپل دفتر ختم نبوت کراچی میں موجود ہیں اسی طرح ایک اور جوتا ہے جو کوریا کا بنا ہوا ہے اس پر بھی لفظ اللہ کندہ ہے اور کسی کمپنی کا نام نہیں۔ ہماری بے حسی کی وجہ سے عام کافر خدا تعالیٰ کی توہین پر اتر آئے ہیں پتہ نہیں مسلمانوں میں غازی عبدالقیوم جیسے لوگ پیدا ہونے کیوں بند ہو گئے ہیں ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس فیکٹری والے اور بیچنے والے مرتد کو سر عام عبرتناک سزا دی جائے تاکہ آئندہ ایسی کسی کو جرأت نہ ہو دراصل خرابی ہمارے نظام کی ہے پہلے ایک کمپنی نے اخبار میں اشتہار دیا اور خدا تعالیٰ کے نام کی توہین کی' عدالت میں مقدمہ دائر کیا ملزم کو پکڑنے کے بجائے عدالت نے درخواست گزار کو پریشان کرنا شروع کر دیا ملزم تو ضمانت پر مزے کر رہا ہے اور درخواست گزار مولانا احمد میاں حمادی عدالتوں میں پیشی بھگت رہے ہیں اسی طرح اخبار جہاں اور ایک فیکٹری نے قرآنی آیات بیڈ شیٹ پر چھاپی اس کے خلاف مقدمہ میں بھی یہی حشر ہوا سب کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توہین' حضور اکرم ﷺ اور دیگر اکابر علماء کرام کی توہین پر کوئی سزا نہیں تو دنیا کے حریص لوگ ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے لوگوں کو عبرتناک سزا دی جائے اور اگر حکومت بے دینی' بے غیرتی' بے حسی اور دین دشمنی سیکولرازم' امریکہ کی غلامی اور انسانی حقوق کے حوالے سے سزا دینے کے لئے تیار نہیں تو مسلمانوں کو غیرت کا مظاہرہ کرنا چاہئے ایسے بد طینت اور بے غیرت نام نہاد مسلمانوں کو خود ختم کر کے اپنی پاک سرزمین کو ان کے نجس وجود سے پاک کر دینا چاہئے ایسے لوگ اگر دنیا میں رہیں گے اور ہماری سرزمین میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں سے پاکستان کو نجات دلائے ہم مسلمانوں سے یہی کہیں گے کہ جس بازار میں ایسی چپل یا جوتے فروخت ہو رہے ہوں اس دکان کو پاکستان میں کام کرنے کا حق نہیں ایسی فیکٹری کا وجود پاکستان میں نہیں ہونا چاہئے۔

راولپنڈی میں گلزار نامی لعین کی جانب سے جھوٹا دعویٰ نبوت

راولپنڈی کے علماء کرام قاری سعید الرحمن' مفتی ابرار احمد' قاری عبدالرشید ایڈووکیٹ اور بعض اخباری اطلاعات کے مطابق گلزار نامی ایک شخص نے ایک کتاب تحریر کی ہے جس میں اپنے آپ کو العیاذ باللہ (اللہ تعالیٰ اس کے وجود سے اس سرزمین کو پاک کرے) نبی ظاہر کیا ہے

اور ایسی باتیں لکھی ہیں جس سے بغیر کسی شک و شبہ کے نبی ہونے کے جھوٹے دعویٰ کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے قبل یوسف نامی شخص نے پیری مریدی کی آڑ میں اسی قسم کی بکواس شروع کی تھی۔ یہی صورتحال گوہر شاہی کی ہے کہ وہ پیری مریدی کے ذریعہ اپنے مریدوں کو ایسے مقام پر لے آتا ہے جہاں اس کی ہر بات مانی جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ ان مریدوں کے ذہنوں میں اپنے بارے میں جو بکواس چاہے رائج کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ کراچی سے خیبر تک کے در و دیوار پر اس کے مریدوں نے امام مہدی کی بشارت کے ساتھ اس کا نام تحریر کیا ہے اور نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ اپنے اخبار سے اور بعض جھوٹے اخبارات کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امریکہ کے ایک ہوٹل میں ملاقات اور حجر اسود میں اپنی شبیہ کے نظر آنے کے دعوے تحریر کرا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ غلام احمد قادیانی‘ یوسف ملعون‘ گوہر شاہی کے بعد اب یہ سلسلہ گلزار نامی شخص نے راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاقوں میں شروع کر دیا ہے جو بہت ہی سوچی سمجھی بات ہے۔ ہم مسیلمہ کذاب سے لے کر اب تک ہونے والے جھوٹے مدعیان نبوت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں جو ائمہ تلبیس نے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ سب جھوٹے مدعیان نبوت ابتداً میں بہت ہی نیک قسم کے‘ اسلام کے بارے میں حساس ذہن رکھنے والے تھے اور ان کا مقصد اسلام کی سربلندی تھا لیکن جب وہ آگے بڑھے اور ان کے مریدین کی تعداد میں اضافہ ہوا تو دماغ خراب ہو گیا اور اپنے آپ کو مخلوق سے بلند تر چیز سمجھنے لگے اور پھر آہستہ آہستہ بزرگ‘ ولی‘ قطب‘ مہدی اور نبوت کے دعویدار بن گئے۔ سوائے مسیلمہ کذاب اور حسن بن صبا اور مرزا غلام احمد قادیانی کہ ان کا ابتداء ہی سے پروگرام میں نبوت کی دعویداری کا تھا جیسا کہ مسیلمہ کذاب نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کرتے وقت کہا کہ مجھے خلافت میں سے کچھ حصہ دیدیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک کھجور کی گٹھلی کے برابر بھی خلافت میں کسی کا حصہ نہیں۔ اسی طرح حسن بن صبا کا مقصد ہی اسلام کو نقصان پہنچانا تھا اور اس نے محبت اہل بیت کی آڑ میں اسلام میں تفریق پیدا کی۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھتے ہیں کہ اس کا مقصد انگریزی حکومت کے خلاف مسلمانوں کے جہاد کا راستہ روکنا اور انگریزی حکومت کی امداد کرنا تھا اس لئے اس کا آلہ کار بن کر اس نے کام شروع کیا اور اپنی حیثیت کو معتقد بنانے کے لئے اس نے مناظر اسلام کی حیثیت سے اپنی حیثیت بنائی اور جب لوگوں میں اس کا اعتماد ہو گیا تو اس نے تدریجی طور پر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ فتنہ آج سو سال گزرنے کے باوجود امت کے لئے فتنہ اور مصیبت بنا ہوا ہے۔ ہزاروں افراد اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے شہید ہو چکے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ کی سرپرستی میں یہ فتنہ مسلمانوں کے لئے ناسور ہے ابھی امت اس فتنہ کی شر انگیزیوں سے بچنے کی تدابیر پر غور کر رہی ہے اور اس سے امت کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے کہ پاکستان گوہر شاہی یوسف ملعون اور گلزاروں کی شکل میں مرتد جھوٹے مدعیان مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے کے لئے کھڑے کئے جا رہے ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی پتہ نہیں کون سرپرستی کرتے ہیں کہ یہ لوگ دولت میں کھیلتے ہیں‘ ان کو ہر قسم کا تحفظ فراہم ہوتا ہے اور اب گلزار کی کتاب ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو رہی ہے‘ اب معلوم ہوتا ہے کہ بے دینی قوتیں ان کو سرمایہ فراہم کرتی ہیں۔ حکومت بھی ایسے لوگوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ گوہر شاہی‘ یوسف ملعون اور اب گلزار کی کتابوں میں کھلے عام بکواس لکھی ہوئی ہے۔ گوہر شاہی اخبارات کے ذریعہ اعلان کرتا ہے لیکن مسلمان اس کے خلاف کچھ آواز اٹھائیں تو ان کو گرفتار کروایا جاتا ہے نواز شریف‘ رفیق تارڑ حضور اکرم ﷺ کی محبت کے دعویدار ہیں لیکن ان کی حکومت میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ کیا یہ ملک اس لئے بنایا تھا کہ یہاں پر حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا جائے گا اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ وہ فوری طور پر گوہر شاہی‘ یوسف ملعون‘ گلزار اور اس قسم کے تمام لوگوں کی تبلیغ پر مکمل پابندی عائد کرے اور ان لوگوں کو ارتداد کی سزا دے تاکہ پاکستان ان فتنوں سے نکل سکے ورنہ لوگ خود مجبور ہوں گے کہ ایسے لوگوں کو جہنم رسید کریں۔

فلسفہ حج و قربانی

ڈاکٹر سرور اکبر آبادی

ارکان اسلام میں سے ایک رکن حج بیت اللہ بھی ہے۔ اس کی تقدیس و فضیلت کی تصدیق و توثیق کلام الٰہی سے بھی ظاہر و باہر ہے۔ جو لوگ حج کے لئے جاتے ہیں وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹتے ہیں جیسے ابھی بطن مادر سے عالم وجود میں وارد ہوئے ہوں۔ بعض اسلامی ممالک کا تو یہ دستور ہے کہ وہ حج سے پہلے شادیاں ہی نہیں کرتے۔ لڑکے اور لڑکیاں کا حج کرلینا وہاں شادی کرنے سے قبل ایک شرط ضروری ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کی ستاری و غفاری اور رحیمی و کریمی کا سب سے بڑا فیضان حج کرنے کے بعد دنیا میں ہی یوں نظر آجاتا ہے کہ حج سے واپسی کے بعد انسان متقی و پرہیزگار بے لوث و بے ریا نمونہ ایثار و قربانی خدا ترس اور منکسرالمزاج ہوجاتا ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر کرکے تمام دنیا کے لوگوں کو دعوت حج دی۔ اگرچہ اس زمانے کا حج آج کے زمانے سے مختلف تھا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ملک عراق میں پیدا ہوئے مگر جس قوم اور جس گھرانے میں آپ پیدا ہوئے وہ بت تراشوں اور بت پرستوں کا گھرانہ تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بت پرستی اور شرک سے شدید نفرت تھی۔ بادشاہ وقت نمرود نے بھی اپنا ایک سونے کا بہت بڑا بت بنوا کر ملک کے سب سے بڑے بت خانے میں رکھوادیا تھا کہ لوگ اس کی پرستش کریں اور اس سے مرادیں مانگیں اور اس پر نذریں چڑھائیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کو تو منصب پیغمبری پر فائز ہونا ہی تھا لہٰذا آپ نے ہوش سنبھالتے ہی اس امر پر غور و فکر کرنا شروع کردیا کہ یہ سورج' یہ چاند' یہ ستارے جن کو یہ لوگ خدا مانتے ہیں یہ تو خود ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے طلوع و غروب ہوتے رہتے ہیں اور یہ انسان جو خود ہی اپنے ہاتھوں سے بت تراشتے اور پھر انہی کی پوجا کرتے ہیں' یہ بھلا کس طرح خدا کہلانے کے مستحق ہوسکتے ہیں۔ میرا رب اور خدا تو وہی ہے جس نے ان سب چیزوں کو بنایا ہے اور تمام عالم اسلام کو پیدا کیا ہے جس کے ہاتھ میں موت و حیات ہے جو جلاتا اور مارتا ہے۔ اس غور و خوض کے بعد آپ نے عزم کرلیا کہ میں صرف اس خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کروں گا جو سب کا رب ہے جو زمین و آسمان عرش و فرش انفس و آفاق کا مالک ہے اور صرف وہی ذات واحد لائق تعظیم و تکریم ہے' آپ نے علی الاعلان کہا کہ خدا کی خدائی میں جو کسی کو شریک و سہیم ٹھہراتا ہے میں اس سے کوئی واسطہ و رابطہ نہ رکھوں گا۔ آپ کا مفہوم مبہم نہ تھا آپ علیہ السلام نے صاف و سادہ الفاظ میں اپنا مفہوم واضح کردیا تھا جس کو سن کر بادشاہ بھی آپ کا دشمن جانی ہوگیا۔ اس نے بڑی رعونت و فرعونیت سے آپ علیہ السلام کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈالے جانے کا حکم دیا۔ لیکن حضرت ابراہیم کو تو اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے پر مکمل ایمان و ایقان تھا۔ لہٰذا جب آپ کو آگ میں پھینکا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو آپ پر گلزار بنادیا۔

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی بھی مخالفت حد سے زیادہ بڑھی تو آپ نے وہاں سے مصر و شام اور حجاز مقدس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو عام کرنے کے لئے ہجرت فرمائی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک فرزند سے بھی نوازا جن کا اسم گرامی آپ نے اسمٰعیل رکھا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو بھی اپنی حیات مبارکہ میں بڑے بڑے مصائب و نوائب کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ کے لب پر سوائے کلمہ شکر کے کوئی بھی حرف شکایت نہ آیا ان تمام آزمائشوں اور مصائب نوائب کے دوران ایک ایسی آزمائش کا وقت بھی آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے پیاری شے قربان کرنے کا حکم دیا۔ آپ علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل کو راہ حق میں قربان کررہے ہیں۔ آپ نے یہ خواب اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے بیان کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا:

"ابا جان آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اس کو بجالایئے۔ انشاء اللہ آپ مجھے صابرین میں پائیں گے۔" جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے فرزند جگر بند کو ذبح کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسمٰعیل کی جگہ جنت سے ایک دنبہ آگیا اور وہ ذبح ہوگیا۔ یوں حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کہلائے۔ بارگاہ الٰہی میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی یہ قربانی قبول ہوئی اور آپ کے اس جذبہ صدق و صفا اور ایثار و وفا کی قدر کرتے ہوئے اس کو امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم الشان اور دائمی قربانی قرار دیا گیا تاکہ اس قربانی کی مثال تاقیام قیامت قائم و دائم رہے۔ اللہ اکبر!

مناسک حج میں ایک منسک قربانی بھی ہے جو حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہؑ کے ذبح عظیم کی ہی یادگار ہے جو حجاج کرام پر تو واجب ہے ہی مگر تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے بھی سنت ہے یعنی

وہ مسلمان جو آزادی مقیم اور صاحب نصاب ہیں ان کے لئے قربانی لازمی قرار دی گئی ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بجا آوری کرتے ہیں وہی صحیح معنی میں مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں کیونکہ ایسے ہی لوگ متقی اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تک تو نہ قربانی کے جانور کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ اس کا خون' اللہ تعالیٰ تک صرف ہمارا تقویٰ اور پرہیزگاری پہنچتی ہے اس پر تو ہمارے دلوں کے تزکیہ و طہارت اور خلوص و محبت کا سب حال پوری طرح روشن ہے وہ تو سب کچھ دیکھتا جانتا اور سنتا ہے۔ قربانی کے سلسلے میں یہاں یہ بتا دینا بھی بے جا نہ ہوگا کہ قربانی زمانہ قدیم سے ہر مذہب ہر قوم اور ہر ملک میں رائج رہی ہے۔ عبرانیوں میں یہ حصول فتح کفارہ گناہ اور عمارتوں کی بنیادیں رکھتے وقت کی جاتی تھی۔ یہودی بھی اپنے گناہوں کے کفارے کے لئے قربانی کیا کرتے تھے اور قربانی کے جانور کو آگ میں جلا دیا کرتے تھے۔ روم میں قیدیوں یا غلاموں میں سے کسی کو قربان کر دیا جاتا تھا۔ افریقہ میں کسی حسین شخص کی قربانی بہت اچھی سمجھی جاتی تھی۔ نصرانیوں اور یہودیوں کی دشمنی ضرب المثل ہے۔ نصرانیوں نے یہودیوں کی ضد میں اس رسم کو ترک کر دیا تھا لیکن عیسائی راہبوں کے منع کرنے کے باوجود بھی ان کے پیرو اور مقلد قربانیاں کرتے رہے پھر اس کی جگہ جلب زر نے لے لی۔ یعنی قربانی کے جانوروں کی جگہ اس کی رقم لی جانے لگی۔ مشرکین عرب بھی اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے پتھر کے بتوں اور دیوتاؤں وغیرہ کے لئے قربانیاں کیا کرتے تھے اور اس کو بھینٹ کا نام دیتے تھے۔ بعض اقوام میں نہ صرف جانوروں کی قربانی جائز تھی بلکہ انسانوں کو بھی قربان کر دیا جاتا تھا۔ زمانہ قدیم میں شوہر کی موت کے ساتھ اس کی بیوی کو بھی چتا میں ساتھ جلا دیا جاتا تھا جس کو "ستی" ہونا کہتے ہیں یونان و ہند میں تو اصنام پرستی عام تھی۔ وہاں کے لوگ دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے بچوں اور بچیوں اور عام آدمیوں کی قربانی بھی جائز سمجھتے تھے بلکہ یہ رواج تو آج بھی جاری ہے۔ کچھ عرصے قبل ایک انگریزی اخبار میں ایک نیوز جو ٹائمز آف انڈیا کے حوالے سے تھی میں نے پڑھی جس کے مطابق دودھیہ پردیش کے تین آدمیوں نے ایک دس سالہ لڑکی کو ذبح کر کے اس کا خون کھیتوں میں صرف اس لئے چھڑک دیا کہ اس سے دیوتا خوش ہوں گے۔ فصل خوب اچھی اگے گی اور وہ متمول اور مالدار ہو جائیں گے۔ عہد قدیم میں دریائے نیل کو بھی رواں کرنے کے لئے ہر سال حسین دوشیزہ کی قربانی دی جاتی تھی اور جب تک یہ قربانی پیش نہیں کی جاتی تھی دریائے نیل کا پانی گھٹتا ہی رہتا تھا کھیتوں کی آبپاشی نہ ہو سکنے کے سبب فصلیں خشک ہو جایا کرتی تھیں مگر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں مصر فتح ہوا تو وہاں کے گورنر نے یہ قربانی یا بھینٹ یکسر موقوف کر دی کیونکہ یہ اسلامی شرع کے خلاف تھی۔ جب حسین دوشیزہ کی قربانی نہیں دی گئی تو دریائے نیل کا پانی خشک ہونا شروع ہو گیا کیونکہ دوشیزہ کی قربانی کا دستور صدیوں سے جاری تھا اب دریا ایک حالت میں ٹھہر گیا جس سے لوگ بڑے پریشان و فکر مند ہوئے لوگوں نے گورنر کو حالات سے آگاہ کیا انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تمام کیفیت تحریر فرمائی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک خط دریائے نیل کے نام لکھ کر ارسال کیا اور گورنر کو تاکید کی کہ یہ خط دریائے نیل میں ڈال دیا جائے۔ خط کا مضمون مندرجہ ذیل تھا:

"اللہ کے بندے عمرؓ کی جانب سے مصر کے دریائے نیل کے نام! اے نیل اگر تو پہلے رواں تھا اور اب رواں نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے رواں کرنا چاہتا ہے تو ہم اپنے معبود برحق سے التجا کرتے ہیں کہ وہ تجھے جاری کر دے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ رقعہ دریائے نیل میں ڈالا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ اپنی گہرائی سے چوگنی چڑھائی پر بہنے لگا اور پھر مصر میں اس روز کے بعد سے آج تک خشک سالی کی نوبت نہیں آئی۔ شرک و معصیت کی ایسی تمام رسمیں جو عہد ماضی کے یادگار کے طور پر رائج تھیں' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد یکسر حرف غلط کی طرح مٹ گئیں صرف ایک اسلامی قربانی کو جو حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے اللہ کے حکم سے راہ حق میں پیش کی تھی وہ آج ایک یادگار اسلامی قربانی کے طور پر ۱۰ تا ۱۲ ذی الحجہ کو کی جاتی ہے۔

○ ☆☆☆ ○

☎: 7235487
رحمت کریمی
جیمس اینڈ جیولری' اسپیشلسٹ سپلائی گولڈ جیولری
امپورٹڈ اینڈ لوکل' گولڈ مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
پروپرائٹر: محمد سلیم میمن
چوتھی منزل کمرہ نمبر ۴۰ لاکھانی سینٹر صرافہ بازار نمبر ۱ کراچی

خاتم الانبیاء ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع

رسول آخرین محمد عربی ﷺ چونکہ اللہ رب العزت کے آخری پیغمبر ہیں آپ ﷺ کے بعد تاقیام قیامت کوئی نیا نبی آنے والا نہیں اس لئے آپ ﷺ نے تمام بنی نوع انسان کے لئے ابدی و سرمدی عالمی منشور حجۃ الوداع کے موقع پر "خطبہ حجۃ الوداع" بیان فرمایا جس پر عمل کرنا دارین کی فوز وفلاح کی ضمانت ہے............(مدیر)

حج کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ ﷺ نے (اپنی اونٹنی) قصوا کو لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی تو آپ ﷺ (اس پر سوار ہو کر) بطن وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا' جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے:

آپ ﷺ نے خدا کی حمد وثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتداً فرمائی:

"خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے' کوئی اس کا ساجھی نہیں' خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا' اس نے اپنے بندے (رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔"

لوگو! میری بات سنو' کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے (اور غالباً) اس سال کے بعد (میں حج نہ کر سکوں گا)۔

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو' تم میں زیادہ عزت وکرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے" چنانچہ (اس آیت کی روشنی میں) نہ کسی عرب کو کسی عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر' نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں! بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

انسان سارے ہی آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدمؑ (کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ) مٹی سے بنائے گئے ہیں' اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے' خون مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں' بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علیٰ حالہ باقی رہیں گی۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہوا اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں' ہمیشہ کے لئے ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہ مبارک (ذی الحجہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب خدا کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔

دیکھو' کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم آپس ہی میں کشت وخون کرنے لگو' اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو' ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو' ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

دور جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں تلے روند دیا' زمانہ جاہلیت کے سارے انتقام کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں' میرے اپنے خاندان کا ہے' ربیعۃ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون' جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا' اب میں معاف کرتا ہوں' دور جاہلیت کا سود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا' پہلا سود' جسے میں چھوڑتا ہوں' عباس بن عبدالمطلب کے خاندان کا سود ہے' اب یہ ختم ہو گیا۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق خود دے دیا' اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے۔

بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا' جس کے بستر پر وہ ہوا' جس پر حرام کاری ثابت ہو' اس کی سزا پتھر ہے' حساب و کتاب اللہ کے ہاں ہو گا۔

جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا' اس پر اللہ کی لعنت' قرض قابل ادائی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہئے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہئے اور جو کوئی کسی کا ضامن ہو وہ تاوان ادا کرے۔

کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوا اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے' خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دے۔

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں' عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں' کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں' تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اور وہ باز آ جائیں' تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔

عورتوں سے بہتر سلوک کرو' کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں' چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔ لوگو! میری بات سمجھ لو کہ میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے' اگر اس پر قائم رہے اور وہ خدا کی کتاب ہے اور ہاں دیکھو' دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی۔ لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو' اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے' اس لئے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو' پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو' اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو' اپنے خدا کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرو' تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہو گا اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔

سنو' جو لوگ یہاں موجود ہیں یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتائیں' جو یہاں نہیں' ہو سکتا ہے کوئی موجود نہ ہونے والا تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

اور (لوگو!) تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا' بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟

لوگوں نے جواب دیا کہ اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ ﷺ نے امانت دین پہنچا دی اور آپ ﷺ نے حق رسالت ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔

یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: خدایا! گواہ رہنا' خدایا گواہ رہنا' خدایا گواہ رہنا۔

صاحبزادہ طارق محمود

"جس سرکار کا بندہ تھا اسی سرکار تک آیا"

رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری کے موقع پر جناب صاحبزادہ طارق محمود صاحب کی جذبۂ عشق میں ڈوبی ہوئی ایمان پرور تحریر' جسے پڑھ کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کا احساس ہوتا ہے............(مدیر)

گنبد خضریٰ سے نگاہیں ہم آغوش ہوئیں تو جسم میں جھر جھری محسوس ہوئی' میں دم خود ہو گیا' قدم خود بخود رک گئے' جیسے زمانہ کی رفتار رک گئی ہو۔ میں اپنی جگہ بے حس و حرکت گنبد خضریٰ کو ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگا' میرے اور گنبد خضریٰ کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ تھا' نگاہیں اور بار گنبد خضریٰ کے بوسے لینے لگیں' قلب نے بصد احترام سلام شوق پیش کیا:

جس سرزمین پہ گنبد خضریٰ ہے نور بار
اس سرزمین کو کعبہ دل کا سلام ہے

میں نے ہمت کر کے قدم بڑھانا چاہا' خیال نے کہا گناہگار' سیاہکار اور بد اعمال انسان' کس دیدہ دلیری سے آگے جاتے ہو' کس بل بوتے پر جسارت کرتے ہو' تمہارے پاس ہے ہی کیا؟

دامن تو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

دامن تو تھا' لیکن خالی...... پہلو میں ضمیر تھا لیکن وہ مطمئن نہ تھا' قبا تھی لیکن چاک...... اعمال نامے کی خدا خیر...... اپنی بے سروسامانی' تہی دامنی پر رونا آیا' اشک ندامت بہہ نکلے' اب آگے جانے کی ہمت جواب دے گئی' چلنے کا یارا نہ تھا' نہ جانے کتنی دیر اسی خیال میں گم سم کھڑا رہا' مجھے اس کی خبر نہیں' اچانک ایک بزرگ نے پیچھے سے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا:

"گھبراؤ نہیں! تم آئے نہیں' لائے گئے ہو' یہاں بلا منظوری کوئی نہیں آتا۔"

امید و یاس کی ان گھڑیوں میں فرشتہ رحمت کا جملہ حوصلہ افزائی کا باعث بن گیا' خیال نے کروٹ بدلی اور کہا! ہاں ہاں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

کرم ان کا ہوا تو مرکز انوار تک آیا
نظر ان کی ہوئی تو جام خود' میخوار تک آیا
بڑے دربار تک قائم رسائی ہو گئی میری
کہ جس سرکار کا بندہ تھا' اسی سرکارؐ تک آیا

سیرت النبی ﷺ کا باب رحمت کھل گیا' آپ ﷺ رحمت للعالمین ہیں' شفیع المذنبین ہیں' یہاں مایوسی گناہ ہے' یہاں مرادوں کے پھول کھلتے ہیں' یہاں پکار کی شنوائی ہوتی ہے' یہاں دعاؤں کو کرم کا دامن ملتا ہے' اس آستانہ جمال سے کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹا' یہ رحمت کی گنگا ہے تو بخشش و کرم کا بحر ذخار ہے' تصور میں عفو و درگزر' لطف و عنایت اور اکرام و انعام کے کئی باب کھل گئے' یقین نے کہا جو آقا مولا ﷺ اپنے دشمن کو سینے سے لگا سکتے ہیں۔ ابو جہل کے بیٹے سے درگزر فرما سکتے ہیں' حمزہؓ کے قاتل کو معاف کر سکتے ہیں' وہ اپنے غلاموں کے غلام اور عاصی و گناہگار امتی کو بھی دامن رحمت میں چھپا سکتے ہیں۔ معاً محترم حافظ لدھیانوی عالم تصور میں اشکبار چہرے سے یہ کہتے سنائی دیئے۔

احساس ندامت کی بڑی قدر ہے ان کو
عاصی پہ وہ کرتے ہیں کرم اور زیادہ

میں باب جبریل سے مسجد نبویؐ میں داخل ہوا' اعتکاف کی نیت کی اور دعا مانگی:

"الٰہی بارگاہ ادب میں پہلی حاضری کا امتحان ہے' میرے مولا! اس گناہگار کی قدر و رکھنا اور قدم قدم پہ ادب کو ملحوظ خاطر رکھنے کی توفیق عطا فرمانا۔"

قدم تھے کہ گھسٹتے چلے جا رہے تھے' نگاہیں اٹھنے کا نام نہ لیتی تھیں' یہ جگہ مقام ادب ہی نہیں...... امتحان ادب بھی ہے' یہ وہ جگہ ہے جہاں قاآنی' جامی' قدسی' حافظ' غزالی' نظیری اور بوصیری اپنے آپ کو بھول گئے' یہ ادب کا وہ قطعہ ہے جہاں جنید و بایزید نفس گم کر بیٹھے۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

یہی وہ مقام ہے جہاں ستر ہزار ملائکہ آسمان دنیا سے نزول کر کے سرکار دو عالم ﷺ کے حضور درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتہ روضہ رسول ﷺ پر ایک دفعہ حاضری کی سعادت حاصل کرتا ہے' قیامت تک اس کی باری نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ کی مقرب نورانی مخلوق کو باری باری صرف ایک بار حاضری کا موقع ملتا ہے۔ رحمت عالم ﷺ کے غلاموں اور امتیوں پر اللہ تعالیٰ کے کرم اور عنایت کی وسعت کس قدر ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کی نظر التفات کے طفیل جب چاہیں اس چشمہ رحمت سے سیراب ہو جائیں' جب چاہیں اس منبع سخاوت سے جھولیاں بھر لیں' جب چاہیں اس چشمہ نور کے جلووں سے قلب و جگر کی دنیا منور کر لیں۔ جب چاہیں

اس وجود و کرم کے خزانے سے انعام و اکرام کی دولت سمیٹ لیں' جب چاہیں اس نعمت کدہ سے انوارات و برکات حاصل کرلیں' سرور کونین ﷺ نے امتی زائرین کو روضہ اقدس کی حاضری اور اپنی قبر مبارک کی زیارت سے متعلق بے شمار بشارتیں دی ہیں۔

مجھے کچھ خبر نہ تھی کہ میں کہاں سے
کہاں آگیا' میرے دائیں جانب سطح زمین سے تھوڑا سا اونچا ایک چبوترا تھا' دل نے شہادت دی' یہ یقیناً اصحاب صفہؓ کی یادگار ہے' میں یہیں رک گیا' عشق نے کہا یہ جگہ فکر و نظر کا پہلا مکتب تھی' یہ مقام تعلیم و تربیت کا پہلا دانش کدہ تھا' یہ زمین اسلام کی پہلی یونیورسٹی تھی' یہ قطعہ خرقہ پوشوں اور فاقہ مستوں کی جائے پناہ تھی' عشق نے کہا محبت و عقیدت کا تقاضا ہے کہ آقائے و مولا ﷺ کی نظروں میں سمائے ان درویشوں اور مسکینوں میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی جائے' یہاں دو رکعت نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کی اور شاگردان رسول ﷺ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی۔

برادرم مکرم مولانا اللہ وسایا یہیں میرے منتظر تھے جنہیں میں نے پیشگی استدعا کر رکھی تھی کہ میں اکیلا روضہ اقدس پر حاضر ہونے کی ہمت نہیں رکھتا۔ مولانا موصوف میرے ساتھ چل دیئے۔ ہماری بائیں جانب ریاض الجنۃ اور دائیں طرف محراب اور مصلی رسول ﷺ تھا' ہم بائیں جانب مڑے' رش بہت کم تھا' مولانا نے میرا بازو پکڑا' سنہری جالیوں کے قریب مواجہ شریف کے سامنے کھڑا کر دیا' مولانا اللہ وسایا کا انداز ایسے تھا جیسے کوئی مخبر بھاگے ہوئے غلام کو پکڑ کر اس کے آقا کے دربار میں پیش کر دے۔ مجھے بالکل ایسے محسوس ہوا جیسے مولانا کہہ رہے ہوں :

آقا ﷺ! آپ کا مجرم حاضر خدمت ہے

واردات عشق کے پہلے مرحلے کا آغاز کچھ اس طرح ہوا کہ مجھ پر سکتہ چھا گیا' یہ ایسا مقام ہے جہاں حاضر ہوتے ہی جسم کانپ اٹھتا ہے' روح لرزہ براندام ہو جاتی ہے' یہاں ہوش و حواس کا نظام معطل ہو کر رہ جاتا ہے' جسم و جان کے رشتے منقطع ہو جاتے ہیں' میری حالت ایسی تھی کہ ذہن فکر سے' دماغ سوچ سے' آنکھیں اشکوں سے' جسم جان سے اور دل جذبات سے خالی ہو گیا' عقل ماؤف اور زبان گنگ ہو گئی' میری حالت ایسی تھی کہ ذہن فکر سے' دماغ سوچ سے' آنکھیں اشکوں سے' جسم جان سے اور دل جذبات سے خالی ہو گیا' عقل ماؤف اور زبان گنگ ہو گئی' ہوش و حواس جواب دے گئے' دیر تک محویت' حیرت زدگی' سراسیمگی' خوف و رجا اور ہیبت کی ایسی کیفیت طاری رہی کہ نذرانہ سلام پیش کرنے کا یارانہ رہا' سوچی سمجھی دعاؤں کے الفاظ بھول گیا' مجھے ارد گرد کی کوئی خبر نہ رہی' خود اپنے آپ کو فراموش کر بیٹھا' پھر کیا یکا یک دل سے لہر اٹھی' یوں محسوس ہوا جیسے ہوش و حواس کا منقطع سلسلہ بحال ہونے کو ہے' دل کی ہر دھڑکن دوسری دھڑکن پر بازی لے جانے لگی' ہر سانس' دوسری سانس پر سبقت حاصل کرنے لگی' دل کے ویرانے پر بہار چھا گئی اور آنکھوں سے چھم چھم برسنے لگی' ادب کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں آنسو اس طرح بہیں کہ خود ان کو اپنی خبر نہ ہو' یہ ایسا نازک مقام ہے' جہاں نہ سسکیاں سر اٹھائیں اور نہ رونے کی آواز بلند ہو' میرا دل اب جذبات سے لبریز ہو گیا' ضبط کے بند ٹوٹنا چاہتے تھے لیکن اچانک ادب نے جھنجوڑا۔

اے زائر درگاہ نبی جائے ادب ہے
آئے نہ ترے دل سے دھڑکنے کی صدا بھی

جسم میں جان اور جان میں روح لوٹ آئی' پتھرائی آنکھوں کو دعوت نظارہ اور گنگ زبان کو قوت گویائی مل گئی' ہوش و حواس کا منجمد نظام بحال ہو گیا' یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سبز جالیوں میں چمکتے روزن سے رحمت کی مقناطیسی لہریں قلب و جگر کو ٹھنڈک پہنچا رہی ہیں' ہیبت دور ہو گئی' سراسیمگی چھٹ گئی' خوف جاتا رہا' مخزن لطف و کرم سے رحمت کے جھونکے آنا شروع ہو گئے' عین الیقین ایمان میں بدل گیا کہ یہ سارے ظاہری و باطنی انقلاب' یہ لطف و عنایت' عالم پناہ' شفیع عاصیاں ﷺ کی نگاہ کرم کے طفیل ہے۔

کرم کے بادل برس رہے ہیں عطا کے چشمے ابل رہے ہیں
وہ جیسے مجھ ہی کو دیکھتے ہیں میری ہی جانب نظر ہے ان کی

آستانہ جمال پر بے شمار مشتاق' نذرانہ سلام پیش کرتے تھے۔ لیکن کسی کو کسی کی خبر نہ تھی' ہر کوئی اپنے حال میں گرفتار تھا' ہر کسی کی اپنی کیفیت تھی' یہ جذب و کیف کا مقام ہے' یہ قلب و نظر کی ایسی جگہ ہے جہاں آنسو گرتے نہیں' برستے ہیں اور دربار اقدس میں اشکوں سے بڑھ کر اور کوئی نذرانہ عقیدت نہیں۔

چند اشکوں کے سوا دامن دل میں کیا ہے
ہدیہ دربار نبی میں کوئی کیا لے جائے

مواجہ شریف کے سامنے ادب و احترام اور عجز و انکساری کی ایک دنیا آباد ہے' شاہ و گدا' امیر و غریب' محتاج و غنی' چھوٹے بڑے' سبھی اشک بار ہوتے ہیں جب کوئی گناہگار جالیوں کے سامنے روزن رحمت کے بالمقابل کھڑے ہو کر اس اعتقاد و ایمان کے ساتھ سلام پیش کرتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا ﷺ سماعت کے بعد جواب مرحمت فرماتے ہیں' تو یہ احساس سرفرازی اسے لوح ثریا کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اس عطائے نوازش پر دنیا کے تمام خزانے' ساری دولت اور تمام نعمتیں قربان کی جا سکتی ہیں' یہ اعزاز و اکرام ایک عاصی کو معراج فضیلت عطا کرتا ہے' شاہ کونین ﷺ کے دربار اقدس میں ایک گناہگار امتی کے لئے اس سے بڑا انعام اور کیا ہو سکتا ہے!" ••

مظفر وارثی

مرزا قادیانی ــــ "بڑا واردا تیا"

مرزا غلام احمد قادیانی کتنا بڑا چور ہے جو جھوٹے دعوؤں کا اندھیرا کر کے ختم نبوت کا دروازہ توڑ رہا ہے' اس چور کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں بلکہ مرزا قادیانی اور اس کی معنوی ذریت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا چاہئے' قادیانیو! اب بھی وقت ہے توبہ کر کے رسول آخرین محمد عربی ﷺ کے دامن رحمت میں پناہ لے لو۔ جناب مظفر وارثی صاحب کی چشم کشا تحریر ملاحظہ فرمایئے............(مدیر)

قادیانیت کی ساری عمارت انکار ختم نبوت پر کھڑی ہے۔ قادیانی سب سے بڑا جھوٹ یہ بولتے ہیں کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد (جو احمد کا غلام نہیں تھا) اپنی کوئی شریعت نہیں لایا تھا۔ خاتم النبیین کا مفہوم وہ یہ گھڑتے ہیں کہ شریعت والے نبی کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا ہے' لیکن جو شریعت محمدی کا تابع ہو' وہ نبی آسکتا ہے اور اس بات کا جواز قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو بناتے ہیں' جبکہ عیسیٰ علیہ السلام تو پیدائشی نبی تھے' لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بن کر آئیں گے' جبکہ مرزا قادیانی پیدائشی امتی ہے' لیکن نبی کہلانے لگا۔

جن اکابرین اسلام کے اقوال غلط رنگ دے کر مرزا اپنی تائید میں پیش کرتا ہے ان کے تو وہ پیروں کی خاک کے برابر بھی نہیں تھا اسی لئے تو ان کی شہادت لایا' پھر بھی اس نے نہ سوچا کہ علمیت اور روحانیت کے ان پہاڑوں نے نبوت کے ایک ذرے پر بھی ہاتھ نہیں ڈالا اور یہ ابن الجہل پوری نبوت پر قابض ہو گیا۔ آدمؑ سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے انبیاؑ آئے ان میں سے کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ فلاں نبی بھی میں تھا اور فلاں رسول بھی میں تھا۔ یہ اعزاز صرف مرزا کو حاصل ہوا کہ جتنے بھی نبی آئے (نعوذباللہ) سب اسی پیکر ضلالت کا پر تو تھے' حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کی روحانیت کی تکمیل (معاذاللہ) اس کی ذات میں ہوئی۔

دراصل مرزا قادیانی بہت بڑا "واردا تیا" تھا۔ پہلے ولی بنا' پھر مجدد بنا اور پھر پیغمبری کا سر کلر جاری کر دیا۔ زمین کم لگی تو عرش پر بھی صوفہ بچھا کر بیٹھ گیا۔ انسان سے خدا بن بیٹھا۔ اس کا اپنا بیان ہے کہ آدم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھو' موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھو' یہاں تک کہ خدا کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھو۔ (نعوذباللہ) وہ اپنے جتنے بھی دیدار کراتا ہے' مجھے تو سب ایک ہی پردے پر نظر آتے ہیں' جس کے پیچھے سے آواز آتی ہے کہ ابلیس کو دیکھنا ہو تو مرزا قادیانی کو دیکھو۔

نیکی دنیا میں کم ہے اور بدی زیادہ' یہی وجہ ہے کہ جب کوئی بدی کی طرف بلاتا ہے تو لوگوں کی اکثریت اس کی طرف لپکتی ہے۔ مرزا قادیانی بہت بڑی بدی کا استعارہ ہے اس لئے مجھے اس امر پر تعجب نہیں ہوتا کہ خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی مرزا کا دم بھرتے ہیں۔ ابلیس بھی تو بہت زیادہ علم رکھتا تھا لیکن مردود ٹھہرا۔

مرزا مالیخولیا کا مستند مریض تھا۔ اس کی تحریر گواہ ہے کہ وہ اس مرض کی دوائیں مسلسل کھاتا رہتا تھا' دورے تو عام پڑتے تھے' لیکن مخصوص ایام میں وہ بالکل فاتر العقل ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی بڑی بڑی آزمائشیں کیں' سارے جسم میں کیڑے تک ڈالے' لیکن کسی نبی کو پاگل یا کسی پاگل کو نبی نہیں بنایا۔ گویا اس کی بیماری تک اس کے جھوٹ کا اعلان تھی۔ آفریں ہے اس کے پیروکاروں پر کہ ایک پاگل کے پیچھے لگ گئے۔

میں بڑی دردمندی کے ساتھ اس کے ماننے والوں سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ خدا کے بندو! یہ تو سوچو کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ جگہ توہین کرتا ہے' تکفیر و تنقیص کرتا ہے' اپنے آپ سے انہیں کمتر ثابت کرتا ہے' لیکن نمائندہ خود کو انہیں کا بتاتا ہے' کتنا بڑا چور ہے۔ وہ جو جھوٹے دعوؤں کا اندھیرا کر کے ختم نبوت کا دروازہ توڑ رہا ہے' اس چور کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں' اس کو تو سارے کے سارے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا چاہئے۔

یہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں گھس کر سب کچھ چرا لینا چاہتا ہے' یہاں تک کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو' آپ ﷺ کے قرآن کو' آپ ﷺ کے اسلام کو' آپ ﷺ کے خدا کو' گویا پوری کائنات غصب کرنا چاہتا ہے۔

اگر آپ کے گھر میں کوئی ڈاکہ پڑ جائے تو آپ کیسے تڑپیں گے' کیا کیا جتن کریں گے' اس کی گرفتاری کے لئے' لیکن ایک ڈاکو' خدا کو' اس کے محبوب کو' اس کے رسولوں کو' اس کے دین کو اڑا لے گیا ہے اور آپ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں' بلکہ اس کے جرم میں برابر کے شریک ہیں' اس سے اپنا حصہ مانگتے ہیں۔ کیا آخرت کا خاکہ بھی آپ کے ذہنوں میں نہیں رہا' کیا من حیث الجماعت اپنے ضمیروں کے مجاور بن بیٹھے۔ یاد رکھو! ایک دن تم زمین کی خوراک بھی ہو گے' پھر دیکھنا زمین تمہیں کیسا چباتی ہے' پھر دیکھنا اپنے مرزا قادیانی کو' فرشتے کیسے اسے آگ کے درے لگا رہے ہوں گے' قیامت سے پہلے جہنم اس سے لپٹ رہی ہو گی۔ ڈرو اس وقت سے اور تائب ہو جاؤ' اس گناہ عظیم سے' اللہ تعالیٰ بڑا ہی رحیم ہے' معاف کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے محبوب پر کوئی ایک انگلی بھی اٹھائے' قادیانیو! تم کیا کیا قیامتیں ڈھا رہے ہو اور تمہیں ڈر نہیں لگتا۔ یقیناً تم اس گروہ سے ہو جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین "ہم نے ان کے دلوں پر مہریں لگا دی ہیں۔"

☆☆............☆☆

شفیق مرزا' روزنامہ "جنگ" لاہور

مرزا قادیانی
مذہبی دنیا کا چارلی چیپلن

خواجہ حسن نظامی مرحوم نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ہم نے قادیان میں نظارت امور عامہ کا معائنہ کیا نشر و اشاعت اور تحریک جدید کے دفاتر وغیرہ دیکھے لیکن ایک بات بڑی حیران کن تھی کہ اس کے تمام درختوں اور پیڑوں پر قطار اندر قطار بیٹھے ہوئے پرندے ایک ہی راگ الاپ رہے تھے "چندہ' چندہ' چندہ"

قادیانیت اور اس کے بانی علیہ ما علیہ کی شخصیت وافکار کے بارے میں لکھنے کے لئے پطرس بخاری کی ذہانت' مشتاق احمد یوسفی کے خامہ گلرنگ اور میکسم جیسے ماہر فن کارٹونسٹ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کو کرۂ ارضی کے کسی عام باسی کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ دور حاضر کی اس عجوبہ روزگار ہستی کے خدوخال کی تصویر کشی کر سکے' جس نے ہندوستان میں نبوت کا دعویٰ کیا' پھر "خدا کی بارش کی طرح متواتر وحی" سے وہ اس الجھن میں پھنس کر رہ گیا کہ وہ صوفیانہ اصطلاح میں لغوی' ظلی یا بروزی نبی یعنی مجدد وقت ہے یا صاحب شریعت نبی۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ سلسلہ انبیا تو ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے انجام کو پہنچ چکا' سو کیا کیا جائے۔ اس لئے ایک طرف تو یہ کہا کہ شریعت تو امر و نواہی کا مجموعہ ہی تو ہوتی ہے اور یہ احکام میری وحی میں بھی موجود ہیں۔ پھر خدشہ ہوا کہ میں تو صاحب کتاب نہیں' کیا کروں؟ عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے۔ اس کا حل یہ نکالا کہ نبی کے لئے کتاب ضروری نہیں۔ اگر وہ پہلی شریعت کے کسی ایک حکم کو منسوخ کر دے تو یہ بھی شریعت ہے۔ مگر پھر اس وحشت نے آلیا کہ محض جہاد کو منسوخ کر دے تو یہ بھی شریعت ہے۔ مگر پھر اس وحشت نے آلیا کہ محض جہاد کو منسوخ کرنے سے نبی نہ بن سکوں گا' اس لئے بلا سوچے سمجھے لغوی' ظلی اور بروزی نبی کی اصطلاحات کو نبوت کے معنوں میں استعمال کرتے ہوئے' اپنے اور اپنی جماعت کے ازالہ اوہام کے لئے "ایک غلطی کا ازالہ" نامی کتابچہ لکھا لیکن اپنے ذہنی خلجان سے اسے "ایک غلطی کا اضافہ" بنا دیا۔ اس سے بھی اطمینان نہ ہوا تو۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

کے نعرے لگاتا ہوا مسیح وقت اور مہدی دوراں بن بیٹھا۔ جب کہا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام تو دو زرد چادروں میں لپٹے ہوئے چرخ نیلی فام سے نزول فرمائیں گے تو ایک طرف تو اپنے آپ کو مثیل مسیح کہنا شروع کر دیا اور دوسری جانب حضرت مسیح علیہ السلام کی طبعی موت اور سری نگر' کشمیر میں ان کی قبر کی موجودگی پر ایک کتاب لکھ ماری۔ کیونکہ جب تک یہ کرسی خالی نہ ہو اس پر بیٹھنا ممکن نہ تھا۔ مرزا غلام احمد کی امت اس سے بھی دو قدم آگے گئی اور اس نے "تیورن" سے دریافت ہونے والے ایک کفن اور اس پر زخم کے نشان کو مرزا غلام احمد کے مذکورہ بالا انکشاف کے حق میں پیش کرتے ہوئے اس پر بلاشبہ اربوں روپے خرچ کئے اور اس کی اتنی تفصیل چھاپی کہ شاید ہی نظارت اصلاح و اشاعت کی کوئی کتاب ایسی ہو' جس میں اس کا تذکرہ نہ ہو۔ مگر وائے افسوس کہ قادیانیوں کا یہ دجل بھی پاش پاش ہو گیا ہے اور گزشتہ سال سائنس دانوں نے اس کفن پر طویل ترین تحقیق کے بعد یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقدس نام کی طرف منسوب ہونے والا کفن بالکل جعلی ہے۔ قادیانی حکومت نے مرزا غلام احمد کو حامل شریعت نبی بنانے کے لئے کبھی اس کی رطب ویابس تحریروں کو پیش کیا' کبھی اس کے اضغاث واحلام کو "تذکرہ" یعنی مجموعہ الہامات کا نام دے کر اس کو صاحب کتاب بنانے کی جدوجہد کی' کبھی اس کے "ملفوظات" کو سیرۃ المہدی کے نام سے تین جلدوں میں اکٹھا کر کے صحیح بخاری و مسلم کی طرز پر اسے "بیان کیا مجھ سے فلاں بن فلاں نے" سے شروع کر کے انہیں احادیث کا درجہ دینے کی کوشش کی' کبھی ان کے سالا صاحب میر محمد اسمٰعیل نے اپنے رسالہ "درود شریف" میں ان کا کلمہ "لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ" درج کیا اور جب اس پر ہنگامہ اٹھنے کا ڈر پیدا ہوا تو ان کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا کہ ہمیں کلمے میں "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب ہم "محمد رسول اللہ" کہتے ہیں تو اس سے مراد ہی مرزا غلام احمد ہوتا ہے۔ بانی تحریک قادیانی کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں شرکت کی یہی ناپاک خواہش تھی' جس نے اسے مسیلمہ پنجاب بنا دیا۔ اب قادیانی امت کے چوتھے گرو لندن میں بیٹھ کر ڈش انٹینا کے ذریعے اپنے حواریوں کو کرتب دکھا کر ان سے چندہ اینٹھ رہے ہیں اور مریدوں کے خون پسینے کی کمائی پر گلچھرے اڑا رہے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ قادیان کی معاشی نبوت کے ارکان خمسہ میں ہر طرف چندہ ہی چندہ دکھائی دیتا ہے۔ "حقیقۃ الوحی" کے سینکڑوں الہامات بھی دس یا بیس روپے کی لوئی رقم کی آمد کے بارے میں ہیں' جن کی خبر ٹیچی ٹیچی فرشتہ عین وقت پر پہنچ کر کے دے جاتا ہے۔ خواجہ حسن نظامی مرحوم نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ہم نے قادیان میں نظارت امور عامہ کا معائنہ کیا' نشر و اشاعت اور تحریک جدید کے دفاتر دیکھے' غرض بہشتی مقبرہ پہنچے تو اسے سبزہ و نورستہ کے اعتبار واقعی جنت معنوی پایا۔ لیکن ایک بات بڑی حیران کن تھی کہ اس کے تمام درختوں اور پیڑوں پر قطار اندر قطار بیٹھے ہوئے پرندے ایک ہی راگ الاپ رہے تھے "چندہ چندہ چندہ" اس مختصر سے جائزے سے آپ یقیناً اس نتیجے پر پہنچے ہوں گے کہ اگر چارلی چیپلن مرزا غلام احمد قادیانی کے عہد میں ہوتا تو ضرور اس کے قدموں میں بیٹھ جاتا اور مزاحیہ اداکاری میں اسے اپنا امام تسلیم کر لیتا۔

قادیانیت۔ فساد کی جڑ

ارشاد احمد عارف

(ایڈیٹر کوآرڈینیشن روزنامہ "نوائے وقت" لاہور)

قادیانیت اور کچھ ہو نہ ہو لیکن فساد کی جڑ ضرور ہے' ایک ایسا فتنہ جس نے امت میں تفرقہ' نفاق اور انتشار کا بیج بویا اور فرمان الٰہی کے مطابق فتنہ قتل سے زیادہ قبیح فعل ہے۔ جعلی نبوت' جعلی امت اور جعلی خلافت جس نے از اول تا آخر صرف اور صرف مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کو نقصان پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علامہ اقبالؒ نے انہیں "اسلام اور ہندوستان کا غدار" قرار دیا تھا۔ غدار خواہ ملت کا ہو یا ملک و وطن کا اس کی سرشت میں فتنہ و فساد ہوتا ہے۔ وہ سازش اور تخریب کا پیکر ہوتا ہے۔ آپ دیکھتے جائیں مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر مرزا طاہر احمد تک کسی نے بھی مسلمانوں کے دین و ایمان اور عقیدہ و مسلک ہی نہیں بلکہ جمعیت و سیاست کو نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کے خلاف مسلمانوں کی جدوجہد کو سبوتاژ کرتے رہے۔ اسلام کا ایک ایسا ایڈیشن پیش کرتے رہے جو خوشامد' چاپلوسی اور مفاد پرستی کا مرقع تھا۔ جہاد اور عشق رسولؐ جو اسلام کی روح اور ایمان کی اساس ہے' اس نام نہاد مذہب کا حصہ ہی نہیں تھے۔ ان کے جانشین مرزا بشیر الدین محمود نے جہاد کشمیر پر سبوتاژ کیا اور قیام پاکستان کے وقت قادیانی گروہ نے قادیان کی خاطر مشرقی پنجاب کے لئے کئی اضلاع کو بھارت میں شامل رکھنے کی سازش کر کے اسلامیان کشمیر کی منزل کھوٹی کی۔ قیام پاکستان کے بعد یہ قادیانی ہی تھے' جنہوں نے اپنے سیاسی' انتظامی اور فوجی سپوتوں کے ذریعے دستور پاکستان مدون نہیں ہونے دیا۔ اپنی سازشوں سے مسلم لیگ کو کمزور کیا اور پاکستان کی بانی جماعت کو دینی جماعتوں سے لڑا کر جمہوریت کو عدم استحکام سے دوچار کیا۔ ۱۹۶۵ء' ۱۹۷۱ء کی جنگوں میں قادیانی جرنیلوں اور بیوروکریٹس نے بالواسطہ طور پر تقسیم پاکستان کی راہ ہموار کی اور اب بھی بیرون ملک بیٹھ کر پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

فتنہ قادیانیت اور ختم نبوت

قادیانیت کا فتنہ اس صدی کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اسلام مخالف حکومتوں اور افراد نے دل کھول کر اسے اپنی مکمل حمایت فراہم کی تاکہ اللہ تعالیٰ کے آخری اور کامل دین میں رخنہ ڈال سکیں۔ استعماری قوتوں نے اسے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے خوب استعمال کیا۔ تاکہ استعمار کے خلاف جہاد کے جذبے کو سرد کیا جا سکے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیت بے نقاب ہوگی اور باوجود بے پناہ وسائل اور حمایت کے دنیا بھر میں اس کا اصل چہرہ سامنے آ رہا ہے۔

ابتداً فتنہ سے لے کر آج تک بعض خوش نصیب حضرات کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ توفیق حاصل رہی ہے کہ وہ اس تحریک ارتداد کا تعاقب موثر انداز سے کرتے رہیں اور دلائل و براہین سے عام پڑھے لکھے لوگوں کے ذہن تیار کرتے رہیں اور ان کی ہر تلبیس کی کوشش کو ناکام بناتے رہیں۔

میرا تجربہ ہے کہ اگر صرف بانی فتنہ کی اپنی تحریریں ہی لوگوں کے مطالعہ میں لائی جائیں تو یہ مضحکہ خیز سلسلہ بہت تیزی سے ختم ہو جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق

سینیئر سیکریٹری جنرل ورلڈ مسلم کانگریس

☆☆..........☆☆

محمد طاہر رزاق

قصّۂ درد

اگر ہمارے گھر کی دیوار میں دراڑ پڑ جائے تو ہم فوراً معمار کے پاس بھاگتے ہوئے جاتے ہیں لیکن اگر ہمارے دین اسلام کے قلعے کو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار منہدم کریں تو کیا ہماری رگ حمیت پھڑک گئی ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو کیوں؟؟ انتہائی غور طلب ہے...... ﴿مدیر﴾

تاریخ عالم اٹھا کر دیکھئے۔ کفر نے اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ہمیشہ ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ وہ کون سا جال ہے' جو اسلام کو مقید کرنے کے لئے استعمال نہ کیا گیا' وہ کونسی خطرناک سازش ہے' جو اسلام کی گردن کاٹنے کے لئے تیار نہ کی گئی۔ وہ کونسا ننگ انسانیت حربہ ہے' جو اسلام کے تار و پود بکھیرنے کے لئے استعمال نہ کیا گیا...... وہ کونسی درندگی ہے جس کی مشق سینہ اسلام پر نہ کی گئی...... وہ کونسے ہولناک مظالم ہیں' جو اسلام کے نام لیواؤں پر روا نہ رکھے گئے...... لیکن جب ہندوستان پر فرنگی استعمار قابض ہو چکا تھا...... مسلمان غلامی کی آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے...... کفر نے اسلام پر ایک نیا' نرالا اور اچھوتا حملہ کیا...... ایک بھیانک منصوبہ بنا...... جس کے تحت اسلام کو اسلام کے نام پر لوٹنے کا پروگرام بنا...... نبی اکرم جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر لوٹا جائے...... قرآن کو قرآن کے نام پر لوٹا جائے...... احادیث کو احادیث کے نام پر لوٹا جائے...... اہلبیتؓ کو اہلبیت کے نام پر لوٹا جائے...... صحابہؓ کو صحابہؓ کے نام پر لوٹا جائے...... حج کو حج کے نام پر لوٹا جائے...... مکہ اور مدینہ کو مکہ اور مدینہ کے نام پر لوٹا جائے...... اسی طرح دیگر اسلامی شعائر و اصطلاحات کو انہیں کے نام پر غارت کیا جائے...... کفر نے اپنے اس خاص ایکشن کو "قادیانی ایکشن" کا نام دیا اور اس کی قیادت ایک ننگ دین' ننگ وطن' ننگ انسانیت اور تاریخ انسانیت کے بدترین شخص مرزا قادیانی کو سونپ دی گئی...... کفر نے اپنا کفریہ لباس اتارا...... کفریہ ہتھیار توڑے...... چہرے سے کفریہ نشان مٹائے...... کفریہ عادات و اطوار ترک کئے...... کفریہ چال اور کفریہ رنگ ڈھنگ ختم کیا...... کفر نے اجلا اسلامی لباس پہنا...... چہرے پر داڑھی سجائی...... ماتھے پر محراب ابھارا...... سر پہ عمامہ رکھا...... ہاتھ میں تسبیح پکڑے...... لبوں پہ قرآن کی آیات سجائیں...... زبان پر اسلامی وعظ جاری کیا...... اور بغل میں دو دھاری چھری رکھی...... اور مسلمانوں میں گھس گیا اور ایسا گھل مل گیا کہ پہچان مشکل ہو گئی......

پھر کفر نے اسلام کی تبلیغ شروع کر دی...... کفر مختلف جگہوں پر اسلامی جلسے اور دینی اجتماع کرنے لگا...... عیسائیوں اور ہندوؤں سے مناظرے ہونے لگے...... اسلامی کتابیں چھپنے لگیں...... اسلامی لٹریچر پورے ہندوستان میں تقسیم ہونے لگا...... اور اس کے ساتھ ہی سادہ لوح مسلمان مرزا قادیانی کو ایک اسلامی رہنما سمجھ کر اس کے گرد اکٹھے ہونے لگے...... یعنی مرزا قادیانی کی دکان نبوت پر پیشاب کی بوتل آب زمزم کا لیبل لگ کے بکنے لگی...... کتے کا گوشت بکرے کے گوشت کے نام پر فروخت ہونے لگا...... زہر تریاق کے نام پر بکنے لگا...... شیطانیت رحمانیت کے نام پر ہونے لگی اور جہنم' جنت کے نام پر بکنے لگی۔

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

☆

اللہ رے دیکھئے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر گل کے چھڑکتا ہے گلاب کا

☆

حسین سانپ کے نقش و نگار خوب سہی
نگاہ زہر پہ رکھ خوش نما بدن پہ نہ جا

☆

غدار نے بھی دھار لیا روپ مسلماں
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

☆

وہ اک دھوکہ ہیں علم و آگہی کے نام پر

تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

ہائے کتنے مسلمانوں نے مرزا قادیانی کو نبی اور مسیح موعود مان لیا......

ہائے کتنے مسلمانوں نے اس کے بے ہودہ جملوں کو وحی تسلیم کر لیا......

ہائے کتنے مسلمانوں نے اس کے گندے خاندان کو اہل بیت قبول کر لیا......

ہائے کتنے مسلمانوں نے اس کے بے ضمیر و بے ایمان ساتھیوں کو صحابہ مان لیا......

ہائے کتنے مسلمانوں نے قادیان کو مکہ و مدینہ تسلیم کر لیا......

انگریزی نبی مرزا قادیانی ایک ماہر شکاری کی طرح مسلمانوں کو پکڑتا رہا اور اپنی دو دھاری چھری سے ان کے ایمان کی رگ کاٹتا رہا اور انہیں اپنے قفس شیطانی میں گرفتار کرتا رہا...... ان کے مال و اسباب لوٹتا رہا...... ان کی عزتوں سے کھیلتا رہا...... فرنگی اپنے شیطانی روبوٹ مرزا قادیانی کے "کارناموں" کو دیکھ کر خوشی سے شیطانی قہقہے لگاتا...... اور جھوم جھوم کر جام پہ جام لنڈھاتا رہا......

مسلمانو! مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو تقریباً ایک صدی بیت چلی لیکن قادیانیوں کے دجل و فریب کا دھندا آج بھی پوری شدت سے جاری ہے...... قادیانی ہمارے معاشرے میں جگہ جگہ گھات لگائے اور جال بچھائے بیٹھے ہیں...... اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں کا شکار کر رہے ہیں۔ رسول رحمتؐ کے امتی کہلانے والو! قادیانیوں کی یہ سازشیں اللہ کے خلاف ہیں...... اللہ کے نبی جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہیں...... اللہ کی کتاب قرآن پاک کے خلاف ہیں...... اللہ کے دین اسلام کے خلاف ہیں......

اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اللہ سے ناطہ ہے...... رسول اللہ ﷺ سے تعلق ہے...... کتاب اللہ سے واسطہ ہے تو بتایئے ہم نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول معظمؐ اور اس کی کتاب مقدس کے دشمنوں' قادیانیوں کے خلاف کیا کام کیا؟ کیا جدوجہد کی؟ کیا آواز اٹھائی؟

اگر ہم نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا...... تو ہم اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں...... اور آیئے ہم اپنے گریبانوں میں منہ گھسیڑ کر سوچیں کہ ہم کون ہیں؟ مسلمان یا......؟

مسلمانو! اگر ہماری انگلی پر کوئی کٹ لگ جائے اور تھوڑا سا خون بہہ نکلے تو پورے جسم میں ایک ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کے افق پر پریشانی کے بادل منڈلانے لگتے ہیں' چہرے پر تشویش کی سلوٹیں چڑھ جاتی ہیں۔ آنکھوں کے سامنے غم کے بگولے رقص کرنے لگتے ہیں' دل مسوس کے رہ جاتا ہے' پاؤں فوراً کسی اچھے ڈاکٹر کی طرف بھاگتے ہیں۔ زبان بے تکان بولتے ہوئے ڈاکٹر کو سارا قصہ غم سناتی ہے۔ اکھڑا ہوا سانس اور چہرے کے اتار چڑھاؤ ڈاکٹر کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی بھرپور کوششیں کرتے ہیں۔ ڈاکٹر فوراً مرہم پٹی کرتا ہے' ٹیکہ لگاتا ہے' دوائی دیتا ہے اور پھر کندھوں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی و تشفی دیتا ہے۔ تب کہیں جا کر جان میں جان آتی ہے۔

لیکن دوستو! آؤ ایک اور تصویر بھی دیکھتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے ایک گھناؤنی سازش کے تحت اسلام کے سر میں ارتداد کا کلہاڑیا دے مارا ہے' جس سے چہرہ اسلام اور جسم اسلام لہولہو ہے۔

چہرہ اسلام کو خون میں تڑپ تڑپ دیکھ کر کبھی ہمارے دل پر چوٹ لگی؟ کبھی ہمارے جگر میں چبھن ہوئی؟ کبھی ہماری آنکھیں نمناک ہوئیں؟ کبھی ہمارا سر چکرایا؟ کبھی ہمارا دماغ مجروح ہوا؟ کبھی ہمارے اعصاب مضطرب ہوئے؟ کبھی ہمارے ہاتھ کلہاڑے کی طرف بڑھے؟ اتنے بڑے سانحے پر کبھی ہماری زبان نے احتجاج کیا؟

آؤ سوچیں...... آؤ فکر کریں......

آؤ خود کو پرکھیں...... آؤ خود کو کھنگالیں...... ہم کتنے ظالم ہیں؟ ہم کتنے خود پرست ہیں؟...... اپنی انگلی کے چھوٹے سے کٹ پر اتنا بڑا طوفان...... اور اسلام کے لہولہان چہرے کو دیکھ کر سکوت مرگ...... ہائے اسلام سے یہ بے رخی...... یہ بے وفائی...... یہ بے اعتنائی...... ہمیں کہاں لے جائے گی؟

پوچھ رہی ہے یہ جرس' اہل جنوں کو کیا ہوا
دیکھ رہی ہے رہگزر' اہل وفا کدھر گئے

☆☆......☆......☆☆

مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ

اہلِ حق کی پانچوں محاذوں پر صف بندی

جو جماعت اسلام کے خلاف چلنے والی ہر تحریک سے ٹکر لے رہی ہو اس سے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خود مسلمانوں کے خلاف تکفیری مہم چلادے اور ملت اسلامی کو دو حصوں میں تقسیم کردے' مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور تکفیر بین المسلمین کی مہم چلانا انہی افراد اور جماعتوں کا کام ہے جن کے سامنے کوئی تعمیری کام نہ ہو' نہ ان کی غیر مسلم تحریکات پر نظر ہو' دارالعلوم دیوبند کے بزرگوں کا مزاج مسلمانوں کی تعمیر کا رہا ہے' تخریب کا نہیں' اتحاد کا رہا ہے تفریق کا نہیں' ان کا طریق کار دائرہ اسلام کو وسعت دینا تھا مسلمانوں کی تکفیر نہیں

مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود مدظلہ العالی کی فکر انگیز تحریر ملاحظہ فرمائیں...... ﴿مدیر﴾

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی' اما بعد!

انیسویں صدی میں برصغیر ہندو پاک میں مسلمانوں سے سیاسی شوکت چھنی تو ہندوستان کے نئے فاتحین نے مسلمانوں کے مقابل کچھ علمی اور فکری محاذ بھی کھول دیئے آج کی مجلس میں ہم انہی چند محاذوں کی نشاندہی کرتے ہیں:

(۱)...... پہلا محاذ:

انگریزوں کی آمد سے قبل ہندوستان میں اقتدار ہندو اکثریت کے باوجود مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا مسلمان زیادہ تر وہی تھے جو پہلے ہندو رہے تھے۔ اسلام کی توحید کی دعوت میں فطری کشش تھی' جس نے اب ہندوؤں کی ایک بڑی آبادی کو مسلمانوں میں لا اٹھایا تھا۔ انگریزی سیاست نے ہندوؤں کو اس طرح اکسایا کہ تمہاری قوم کٹ رہی ہے اسے سنبھالو اور مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانے کے لئے محنت کرو سناتن دھرم کے دائرہ میں رہ کر یہ کام مشکل تھا ہندوؤں نے اپنے مذہب میں تجدید کی اور آریہ سماج کو ترتیب دیا اس محاذ پر آریہ سماج سے علمی اور فکری جنگ ناگزیر تھی۔ اکابر دیوبند نے تحریر تقریر مناظرہ اور روحانی اثر و نفوذ سے اس سیلاب کے آگے پوری قوت سے بند باندھے ہندوؤں نے شدھی اور سنگھٹن جیسی تحریکیں بھی چلائیں مگر خدا کا فضل ہے کہ مسلمان بڑے استقلال سے اپنے عقائد پر ثابت قدم رہے۔

(۲)...... دوسرا محاذ:

انگریزی عمل داری میں عیسائی مشنری اس زعم سے داخل ہوئے تھے کہ وہ ایک فاتح قوم ہیں مفتوح قومیں فاتح قوم کی تہذیب اور اس کی اثرات کو آسانی سے قبول کرلیتی ہیں' انہوں نے پوری کوشش کی کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے اسلام کے تہذیبی اثرات ختم یا کمزور کردیئے جائیں اور پھر آہستہ آہستہ انہیں اپنے ساتھ ملالیا جائے' اگر وہ عیسائی نہ بن سکیں تو کم از کم یہ ہو کہ وہ مسلمان بھی نہ رہیں' اس محاذ پر اکابر دیوبند نے عیسائی مشنریوں اور مسیحی مستشرقین سے پوری علمی قوت سے ٹکر لی علم و استدلال سے ان کے حملے پسپا کئے' عیسائی تہذیب پر کھلی تنقید کی اسلام کا ہر طرف سے دفاع کیا اور جدید مذہبی تصورات کی پوری حوصلہ شکنی کی۔

(۳)...... تیسرا محاذ:

انگریزی اسکول کے سہارے عربی مدارس کو کمزور کیا جانے لگا' عربی مدارس کے لئے دنیوی ترقی کی تمام راہیں بند کردی گئیں' اس محاذ پر ضروری تھا کہ قرآن و حدیث کی صحیح تعلیم اور اسلام کے آبرومندانہ ماحول کے لئے عربی مدارس کو پوری قوت اور قربانی سے باقی رکھا جائے اور مدارس قائم کئے جائیں اور کوئی بات اسلام کے نام پر اسلام میں گھسنے نہ دی جائے' جدید عصری نظریات سلف صالحین کے اسلام کو کمزور نہ کرسکیں اور اسلام کے چشمہ صافی کو شرک و بدعت کی ہر آلائش سے بچایا جائے۔ اکابر دیوبند نے اس محاذ پر پوری ذمہ داری ادا کی اور اسلام کو اس کی اصل شکل و صورت میں باقی رکھا اسے کسی طرف سے

کھلانہ ہونے دیا۔

(۴)......چوتھامحاذ:

جو مسلمان دینی تعلیم کے لئے باقاعدہ عربی مدارس سے مستفید نہ ہو سکتے تھے انہیں اپنے اسلاف سے بیگانہ کرنے کی سازش کی گئی۔ کوشش کی گئی کہ ان کے دینی ذوق کو بگاڑ دیا جائے اور وہ اسلام کے اس ذوق متوارث سے محروم ہو جائیں' جس کے سہارے دنیوی تعلیم رکھنے والے تمام مسلمان صحیح مسلمان رہ سکتے تھے اس کام کے لئے حکام نے اپنے انگریزی مدارس میں دینی تعلیم کے لئے نئے نقشے داخل کئے۔

(۵)......پانچواں محاذ:

ہندوستان میں معاشری اور سماجی زندگی اس طرح ترتیب پانے لگی کہ دور دراز آبادیوں کے ان پڑھ مسلمان برائے نام مسلمان رہ جائیں اور ان کی اولادوں کو ہندو بنانا آسان ہو جائے علماً وہاں پہنچیں تو یہ لوگ ان کی بات سمجھ نہ سکیں اور خود انہیں دین سیکھنے کے لئے علماً کے پاس جانے کی رغبت نہ رہے انہیں ہندو تہذیب میں گھرا رکھا جائے یہاں تک کہ وہ آہستہ آہستہ ہندو اکثریت میں ضم ہوتے جائیں۔ اس محاذ پر ایسے تبلیغی نظام کی ضرورت تھی کہ مسلمان جماعتیں دور دراز کی آبادیوں میں پہنچیں یہ جماعتیں صرف علماً کی نہ ہوں عام مسلمان بھی ان میں شامل ہوں اور یہ لوگ ان مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر اس دینی محنت پر لا سکیں' جس کے لئے وہ خود نکلے تھے اور اس طرح ان دور دراز کی آبادیوں میں بھی اسلام کی آواز پہنچتی رہے اور جماعتیں گشت کرتی رہیں۔

پہلے اور دوسرے محاذ پر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ نے آریوں اور عیسائیوں کا پوری قوت اور کامیابی سے مقابلہ کیا اور سامنے آنے والے ہر پنڈت اور پادری کو شکست فاش سے دوچار کیا ان کے مقابلے میں کتابیں لکھیں اور مسلمانوں کو اس باب میں ہر طرح کے علمی ہتھیاروں سے مسلح کیا۔ تیسرے محاذ پر قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نوراللہ مرقدہ اور حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ نے کام کیا۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ نے جدید عصری نظریات سے اسلام کے قلعے کا پہرہ دیا اور وہ شاگرد تیار کئے جو اپنے اپنے حلقہ میں علم و عرفاں کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ چوتھے محاذ پر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مواعظ اور ارشادات سے جدید تعلیم یافتہ طبقے میں سلف سے وابستگی کی روح پھونکی راسخ العقیدہ مسلمان بنانے میں انہوں نے عجیب ربانی خدمات انجام دیں۔ پانچویں محاذ پر حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری کے شاگرد حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ میدان میں نکلے اور لاکھوں مسلمانوں کو ارتداد کی آغوش میں جانے سے بچالیا۔ (فجزاہم اللہ احسن الجزاء)

جو جماعت ان پانچ محاذوں پر اسلام کے خلاف چلنے والی ہر تحریک سے ٹکرا رہی ہو اس سے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خود مسلمانوں کے خلاف تکفیری مہم چلادے اور ملت اسلامی کو دو حصوں میں تقسیم کر دے' مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور تکفیر بین المسلمین کی مہم چلانا انہی افراد اور جماعتوں کا کام ہے' جن کے سامنے کوئی تعمیری کام نہ ہو نہ ان کی غیر مسلم تحریکات پر نظر ہو' جو اکابر غیر مسلموں کو اسلام کا سکون لٹنا چاہتے ہوں وہ مسلمانوں کے رشتہ اتحاد کو کب تار تار دیکھنا چاہیں گے یہ ان سے کیسے ہو سکے گا کہ وہ مسلمانوں کے ہی ایک طبقہ پر جماعتی کفر کا حکم لگادیں اور مسلمانوں کو ہی غیر مسلموں کی صف میں کھڑا کر دیں اس سے زیادہ ملت کش حرکت اور کیا ہو گی اس تفصیل سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ دارالعلوم کے بزرگوں کا مزاج مسلمانوں کی تعمیر کا رہا ہے تخریب کا نہیں اتحاد کا رہا ہے تفریق کا نہیں۔ ان کا طریق کار دائرہ اسلام کو وسعت دینا تھا مسلمانوں کی تکفیر نہیں اور ان کا موضوع علم و دانش کو فروغ دینا تھا محض تردید نہیں۔ علم و عمل کے ان ایوانوں میں تکفیر مسلم کا مشغلہ کسی طور پر راہ نہیں پاسکتا۔

☆☆......☆☆

نوابزادہ نصر اللہ خان

امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ............ایک ہمہ گیر شخصیت

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہمہ گیر اور پہلودار شخصیت کے مالک تھے۔ وہ بیک وقت عالم دین' شعلہ بیان خطیب اور بر عظیم میں جدوجہد آزادی کے صف اول کے رہنما تھے۔ انہوں نے تحریک آزادی کے ساتھ ساتھ بالعموم پورے ہندوستان بالخصوص پنجاب' سندھ اور سابق ریاست بہاولپور کے علاقوں میں مسلمانوں میں فرسودہ رسوم ورواج اور توہم پرستی کے خلاف مسلسل جدوجہد کی۔ ان علاقوں میں اس جاگیر دار طبقہ کی بڑی شدت سے مخالفت کی' جس نے برطانوی سامراج کے پاؤں مضبوط کئے۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ پنجاب' سندھ' صوبہ سرحد میں برطانوی حکمرانوں کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کرنے اور اس سے ٹکرانے کا جذبہ پیدا کرنے میں امیر شریعتؒ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اسی طرح شاہ جیؒ نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور نزاکت سے ملت اسلامیہ اور خاص طور پر جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو روشناس کرایا۔ اس خاصہ فرقہ کے ان مذموم مقاصد کو بے نقاب کیا جن کے حصول کے لئے اس فرقہ کو وجود میں لایا گیا تھا۔ شاہ جیؒ نے مسئلہ ختم نبوت کے لئے جو کام کیا یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اب ہر مسلمان اس مسئلہ کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہو چکا ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے مسلمانوں نے جو جدوجہد کی اور جو عظیم قربانیاں دیں ان کو بوجوہ فراموش کیا گیا۔ یا ایک طبقہ نے ان کی اہمیت کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی' لیکن مستقبل کا مؤرخ جب بھی تحریک آزادی پر قلم اٹھائے گا تو ان مسلم زعماء اور مسلمان قوم کی قربانیوں کو یقیناً اجاگر کرے گا۔ اور ان کی بے لوث خدمات کو خراج تحسین ادا کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ کیونکہ اس کے بغیر بر عظیم کی تحریکات آزادی کا تذکرہ ادھورا اور نامکمل رہے گا۔ شاہ جیؒ اور ان کے رفقاء نے برطانوی سامراج کو ملک سے باہر نکالنے میں جو کردار ادا کیا وہ تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد' مفتی کفایت اللہ' مولانا احمد سعید دہلوی' مولانا محمد علی جوہر' سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ اور دوسرے اکابر برق بن کر برطانوی حکمرانوں کے نشیموں پر گرے انہوں نے سامراج اور ان کے کاسہ لیس مسلمان جاگیرداروں اور سرمایہ پرستی کے خلاف رائے عامہ کو بیدار اور منظم کیا۔ یہ اسی تحریک کا نتیجہ تھا کہ جلیانوالہ باغ اور قصہ خوانی بازار میں مسلمانوں نے ہندوؤں اور سکھوں سے کہیں زیادہ قربانیاں دیں۔ جام شہادت نوش کیا اور تحریک آزادی کو بال و پر فراہم کئے۔ اسے آگے بڑھایا اس بارے میں دو رائے نہیں ہو سکتی ہیں کہ اسلامیان پاک و ہند میں جذبہ حریت پیدا کرنے میں سب سے نمایاں کردار علماء نے انجام دیا۔ بیسویں صدی کے شروع میں آزادی کی تحریکات میں مولانا محمود حسن' مولانا ابوالکلام آزاد رحمہم اللہ اور ان کے رفقاء اور ان کے بعد حکیم اجمل خان' ڈاکٹر انصاری' مولانا ظفر علی خان اور دوسرے زعماء نے ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ اور ان کے کردار کی تعمیر و تشکیل میں بیش از بیش حصہ لیا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سب سے بڑے خطیب اور مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ میں بے حد مقبول اور ہر دلعزیز مسلمان رہنما تھے۔ لیکن ان میں غرور اور تفاخر کا کوئی جذبہ نہیں تھا۔ ان کی زندگی انتہائی سادہ اور درویشانہ تھی وہ اپنے کارکنوں سے بے حد محبت و شفقت کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے رفقاء کو بلاتمیز امیر و غریب قومی زندگی میں نمایاں کرنے اور آگے لانے کی ہمیشہ سعی کی۔ اور ان کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کی۔ یہی وجہ تھی کہ مجلس احرار اسلام نے سینکڑوں مقرر اور ہزاروں بے لوث' بے غرض اور جری کارکن پیدا کئے جس کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ تقسیم ملک سے قبل نئی قیادت کا اتنا فقدان محسوس نہیں کیا گیا جتنا کہ اب محسوس ہوتا ہے۔ اگر قیام پاکستان کے بعد برسراقتدار جماعتیں اپنے مخالفین کو سب و شتم کا نشانہ نہ بناتیں اور سیاست کے میدان میں قدم رکھنے والوں سے بدتر سلوک نہ کرتیں تو آج صورتحال بہت مختلف ہوتی اور نئی قیادت کے ابھرنے کے دروازے یوں بند نہ

ہوئے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بر سراقتدار طبقہ کے رعب و دبدبہ اور سرمایہ دارانہ اثر سے ہمیشہ بے نیاز رہے انہوں نے مدت العمر کسی انگریز حکمران سے ملنے یا اس کا قرب حاصل کرنے کی ذرہ بھر کوشش نہ کی۔ ان سے ملنے والے ان کے ایثار' استغنا اور بے لوثی کی شہادت دے سکتے ہیں۔

خلافت عثمانیہ جو اس وقت ایک حد تک اسلامیان عالم کا مرکز عقیدت تھی کے خلاف انگریز نے سازشیں شروع کیں۔ اس کے نتیجہ میں جنگ بلقان' جنگ طرابلس اور پہلی جنگ عظیم میں کرنل لارنس نے عرب شیوخ کو ترکوں کے خلاف اپنے استعماری مفاد کے لئے استعمال کیا۔ اور ہندوستان میں بھی اس نے ساڑھے نو سو سالہ مسلمان سلطنت کے باقی ماندہ آثار کو جس طرح ختم کیا شاہ جیؒ اس سے بے حد دل آزردہ تھے۔ انگریز کے ان اسلام دشمن اقدامات نے شاہ جیؒ کے دل میں زبردست آگ لگادی تھی۔ ان کی انگریز سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ وہ ان کا وجود تو ایک طرف رہا نام تک برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب ریاستوں کے مسلمان حکمران اور بالخصوص پنجاب میں مسلمان وزراً اور رؤساً انگریزوں کا فرزند دل بند کہلوانا اپنے لئے فخر وسعادت کا باعث سمجھتے تھے۔ ایسے ماحول میں مسلم عوام کو انگریزوں اور کاسہ لیس رؤساً کے اثرات سے آزاد کر کے انہیں حریت کے راستے پر گامزن کرنے میں شاہ جیؒ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

شاہ جیؒ نے انگریز کے خلاف اس وقت علم بغاوت بلند کیا جب پنجاب میں جاگیردار اور انگریز کے ٹوڈی حاکم تھے' سر سکندر حیات پنجاب کا وزیر اعظم تھا پنجاب میں اس کی مرضی کے بغیر کتا بھی حرکت نہیں کرسکتا تھا مگر شاہ جیؒ کی مومنانہ للکار نے سکندر حیات کے اقتدار کو ہلا کر رکھ دیا۔

انہوں نے پنجاب کے غریب عوام کے ذہنوں میں انگریز سامراج کے خلاف بغاوت کوٹ کوٹ کر بھر دی۔

مجھے اپنے ماضی پر فخر ہے' میں سربلند کر کے کہہ سکتا ہوں کہ مجھے ان باکردار' جرأت مند اور مخلص اکابر کی معیت میں جہاد آزادی میں حصہ لینے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

شاہ جیؒ کی جماعت مجلس احرار اسلام ہندوستان کے غریب اور متوسط طبقہ کے کارکنوں پر مشتمل تھی۔ اس کی روز افزوں ترقی سے انگریز اور اس کے ٹوڈی خائف تھے عوام میں احرار کی جڑیں بہت مضبوط ہو گئی تھیں' چنانچہ ایک سازش کے تحت ۱۹۳۵ء میں مسجد شہید گنج کا مسئلہ کھڑا کیا گیا اور اس تحریک کا تمام ملبہ مجلس احرار پر گرادیا گیا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اگر احرار پر شہید گنج کا ملبہ نہ گرایا جاتا تو پنجاب کی سب سے زیادہ مقبول ترین عوام سیاسی جماعت مجلس احرار اسلام انتخابات میں بھاری اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوتی۔ مگر سر فضل حسین اور دوسرے ٹوڈیوں نے سازش کر کے احرار کو شکست دلوائی ورنہ احرار کی کامیابی کی صورت میں پنجاب میں پہلی مرتبہ متوسط اور غریب طبقہ کی حکومت قائم ہو جاتی اور یہاں جاگیرداروں سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جاتی..... مگر اس سب کچھ کے باوجود شاہ جیؒ نے انگریز اور اس کے ٹوڈیوں کے خلاف جہاد جاری رکھا۔

اس سلسلہ میں شاہ جیؒ کو بارہا جیل جانا پڑا۔ سالہا سال تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ مگر ان کے پائے استقلال میں لحظہ بھر کے لئے بھی لغزش نہ آنے پائی۔ بلکہ جب بھی وہ جیل سے رہا ہوتے تو زیادہ شدت سے انگریز کی مخالفت کرنے لگتے۔ یہ بھی واقعہ ہے کہ شاہ جیؒ نے پہلی مرتبہ قومی سیاست میں متوسط نچلے طبقہ کو مسلمانوں کی قیادت سے بہرہ ور کیا اس قیادت نے ایثار اور بے لوثی کی جو مثالیں قائم کیں وہ آج بھی ہماری مختلف تنظیموں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکتی ہیں۔ پاکستان بن جانے کے بعد جب شاہ جیؒ نے پاکستان میں سکونت پذیر ہونے کا فیصلہ کیا تو وہ اپنے بچوں سمیت انتہائی بے سرو سامانی کے عالم میں یہاں پہنچے۔ لیکن انہوں نے اپنی جائیداد کے عوض نہ کسی جائیداد کی خواہش کی اور نہ ہی ان کے فقر و استغنا نے جائیداد کا کلیم داخل کرنا گوارا کیا۔ انہیں امرتسر میں واقع اپنی جائیداد کے ضائع ہونے کا کوئی غم نہ تھا البتہ اس بات کا انہیں ہمیشہ صدمہ رہا کہ امرتسر میں فسادات کے دوران ان کی لائبریری ضائع ہو گئی۔ وہ اکثر اپنی کتب کو یاد کیا کرتے کیونکہ اہل علم کا حقیقی سرمایہ کتب ہی ہوا کرتی ہیں۔

☆☆..........☆☆

فطرت کا انتخاب

امریکی خاتون کا قبولِ اسلام

(ابو ثمامہ انصار، خطیب ندوی بھٹکل)

"میلاانددوسون میزوری" کالج کولمبیا میں اسسٹنٹ لیکچرر تھیں جن کے ذہن میں زندگی اور موت کے بارے میں اشکالات ابھرے جن کا امریکی مادی ثقافت میں اسے تشفی بخش جواب نہ ملا تو ایک پاکستانی شاگرد کے مقالا "چودہ سو سال قبل کا عربی معاشرہ" پڑھنے کا موقع ملا تو دو سال تک اسلام کا مطالعہ کیا اور بالآخر اسلام کی حقانیت کو تسلیم کرتے ہوئے مشرف بہ اسلام ہو گئی' ۲۸ سالہ امریکی زنو مسلم خاتون کا اسلامی نام "ہاجرہ" رکھا گیا' نیک بخت نو مسلم ہاجرہ کو کس قدر اسلام سے محبت اور شیفتگی ہے؟ ایمان افروز سرگزشت ملاحظہ فرمائیں......... (مدیر)

س :...... آپ نے اپنا نام قبول اسلام کے بعد ہاجرہ کیوں رکھا؟

ج :...... ہاجرہ نام مجھے بہت محبوب ہے' کیونکہ اس خاتون اسلام سے ایک بڑی تاریخ وابستہ ہے اور یہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بلکہ تمام مسلمانوں کی ماں ہیں اعمال حج میں صفا و مروہ کی سعی انہی کی یادگار ہے۔

س :...... کیا چیز آپ کے قبول اسلام کا سبب بنی؟

ج :...... ایک زمانہ سے میرے ذہن میں دنیاوی زندگی موت وغیرہ کے سلسلہ میں مختلف اشکالات گردش کر رہے تھے' امریکی مادی ثقافت میں اس کا تشفی بخش جواب مجھے نہیں مل سکتا تھا' اسلام کے بارے میں' میں سن تو رہی تھی لیکن میرے ذہن میں اس کے بارے میں کوئی اچھی رائے نہیں تھی بلکہ میں اسلام کو بری نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے میرے پاکستانی شاگرد کو جس نے ایک مقالہ بعنوان "چودہ سو سال قبل کا عربی معاشرہ" دیا۔ وہ لڑکا انتہائی ذہین تھا کیونکہ اس نے مقالہ کے عنوان میں لفظ اسلام کی بو آنے نہیں دی' جس سے اس بات کا شبہ نہ ہوا کہ مقالہ نگار اپنے دین و مذہب کا داعی ہے' میں مقالہ پڑھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی کہ مقالہ نگار ایک ایسے مثالی معاشرہ کی تصویر کشی کر رہا ہے' جس میں اقدار اور اخلاق کی اہمیت ہے' انسانی حقوق کی قدر ہے' جو ہر سلیم الفطرت دل کی آواز ہے۔ اس معاشرے کا علم و ایمان روح و مادہ سے اٹوٹ تعلق ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچی کہ مقالہ نگار سچے پکے آئیڈیل لوگوں کی تاریخ بیان کر رہا ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ یہ مثالی معاشرہ اسلام ہی کا طفیل ہے ورنہ قبل از اسلام اس طرح صالح لوگ ناپید و معدوم ہوتے نظر آئے ہیں۔

س :...... قبول اسلام سے قبل اسلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے تھی اور الحمد للہ مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد آپ کا کیا خیال ہے؟

ج :...... اسلام کی دولت ملنے سے قبل اسلام کو میں بری نگاہ سے دیکھتی تھی' اس لئے کہ میری معلومات کا مدار مغربی و امریکی ذرائع ابلاغ تھا جس کے نتیجہ میں' میں یہ سوچتی تھی کہ اسلام مرد و عورت کے درمیان تفریق پیدا کرتا ہے تختی دہے رحمی اسلام کے رگ و ریشہ میں داخل ہے' اسلام ترقی کے بجائے جہالت و پستی کا داعی ہے کیونکہ امریکی میڈیا اسلام کے بارے میں یہی تاثر دیتا ہے' پھر میرے اندر معتدل مصنفین کی کتابوں کے مطالعہ کا جذبہ پیدا ہوا جو اسلام کے بارے میں انگریزی میں مترجم تھی' جب سے میں نے مطالعہ شروع کیا اسلام کی حقانیت میرے دل میں گھر کرنے لگی اور اسلام کا عدل و انصاف روح و مادہ سے اس کا باہمی ربط مجھ پر پوری طرح عیاں ہو گیا۔ میرے امریکی مسلمان دوستوں نے مجھے دینی کتابیں فراہم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

س :...... قبول اسلام کے بعد دعوتی میدان میں آپ کا کیا رول ہے؟

ج :...... جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میں پوری کوشش میں ہوں کہ میرے رشتہ دار بھی دولت ایمان سے سرفراز ہوں اور مسلمان کی سب سے پہلی ذمہ داری بھی یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کو حقیقت اسلام سے روشناس کرائیں اور دشمنان اسلام کی تدبیروں کو ناکام بنائیں۔ اب میری جان توڑ کوشش ہے کہ دین اسلام کا ہر طریقہ سے دفاع کروں اور تمام انسانیت کو یہ بتاؤں کہ حقیقی کامیابی دین اسلام ہی میں

مضطر ہے اور جو اسلام کی صورت بگاڑ کر پیش کر رہے ہیں وہ سب جھوٹے اور فریبی ہیں۔

س:...... آپ نے کہا "دین اسلام ہی میں انسانیت کی کامیابی پوشیدہ ہے" یہ نظریہ آپ کے اندر کیسے پیدا ہوا؟

ج:...... کیونکہ دین اسلام ہی ایک واحد مذہب ہے جو ہمارے ہر معاشرتی اقتصادی و سیاسی مسائل کا کامیاب حل پیش کرتا ہے جو ایک طرف روحانی تقاضوں کی تکمیل کا سامان مہیا کرتا ہے اور دوسری طرف جسمانی ضروریات کو پورا کرنے میں پوری رہنمائی کرتا ہے اور یہ دین یہود و نصاریٰ کی افراط و تفریط سے پاک ہے، اسی وجہ سے اس کو "وسطیت" کے لقب سے نوازا گیا۔ سچی بات ہے کہ مجھے دین اسلام کے مطالعہ سے دلی تسلی ملی اور شبہات کے بادل چھٹ گئے اور علی الاعلان کہتی ہوں کہ دین اسلام ہی واحد مذہب ہے جو دنیا میں تطبیق (چلنے) کے قابل ہے۔

س:...... دولت اسلام ملنے کے بعد کیا آپ کو مشکلات سے دوچار ہونا نہیں پڑا؟

ج:...... شروع شروع میں حالات میرے لئے ناگفتہ بہ تھے مجھے سخت امتحانات سے گزرنا پڑا اسیری زندگی (ایک امریکی دوشیزہ ہونے کے ناطے) بے مقصد تھی غفلت میں گزر رہی تھی۔ شرعی لباس زیب تن کرنا، نمازوں کی اس کے وقت پر ادائیگی، قرآن کریم کی آیات کے حفظ میں مجھے بہت محنت صرف کرنی پڑی، ان دنوں عربی زبان سیکھنے اور فقہ اسلامی کی معلومات حاصل کرنے کے لئے جامعہ ازہر مصر میں زیر تعلیم ہوں۔

میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ مجھے اپنے عقیدہ کی حفاظت کے لئے جن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا اس کو میں خوشی جھیل لوں گی اور ان بہنوں و سہیلیوں کی زندگی کو اپنے سامنے رکھوں گی، جن کو اپنے دین کی حفاظت کے لئے سخت مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ الحمدللہ اب دشمنان اسلام کا کوئی خوف میرے دل میں نہیں۔

میں اپنے مسلمان بھائی، بہنوں سے کہتی ہوں کہ مسلمان پوری دنیا میں اغیار کا ہدف بنے ہوئے ہیں فلسطین، ہندوستان، کشمیر، بوسنیا، شیشان کے حالات اور دشمنوں کے نئے نئے پلان اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ وہ دنیا میں اسلام کا درخت پھلتا پھولتا دیکھنا نہیں چاہتے، ضرورت ہے کہ ہمارے اندر جہاد کی روح پیدا ہو اور ہم خواب غفلت سے جاگ جائیں۔

س:...... اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

ج:...... میں ہانگ دہل کہتی ہوں کہ دشمنان اسلام کے سامنے گھٹنے مت ٹیکو، یہود اور ان کے چیلوں کے سامنے ہتھیار مت ڈالو، تمہیں لوگوں سے انسانیت کو سکھ ملا ہے اور ملے گا اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ہر حال میں مدد کرے گا اور انشاء اللہ کافر کا ناک منہ چڑھانا سود مند نہیں ہوگا۔

☆☆......☆☆

قطعہ

عبدالحلیم احقر، اچھڑیاں، مانسہرہ

دجال تھا کذاب تھا مرزا تھا جس کا نام
شیطان کا چیلا تھا وہ انگریز کا غلام
ملعون پہ دن رات برستی ہیں لعنتیں
بیت الخلاء تھا جس کا دم واپسیں مقام

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔ ۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی، فون: ۷۴۵۵۷۳

صابر حسین، کراچی

حلال ذبیحہ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر بات میں رحم چاہتا ہے، اس لئے جب تم جانوروں کو ذبح کرو تو ان پر بھی رحم کھا کر اپنے چاقو یا چھری کی دھار کو تیز کر لیا کرو تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔

اسلامی طریقہ ذبح یعنی "حلال ذبیحہ" صحیح انسانی اور رحم دلانہ طریقہ ذبیحہ ہے اور اس سے صارف کو مفید صحت گوشت میسر ہوتا ہے، لیکن اسلامی طریقہ ذبیحہ پر کئی الزامات لگائے جاتے ہیں کہ یہ ایک غیر انسانی اور بے رحمانہ طریقہ ذبیحہ ہے۔ لیکن حال ہی میں ہونے والا ایک تحقیقاتی کام جو کہ پروفیسر شلز اور ان کے رفیق کار ڈاکٹر حازم نے جو کہ جرمنی کی مشہور یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک تجربہ کیا۔ اس تجربے میں انہوں نے الیکٹرونک ا یخلو گراف (دماغ کا گراف) اور الیکٹرو کارڈیو گراف (دل کا گراف) لے کر یہ ثابت کیا کہ اسلامی ذبح کا طریقہ انسانی اور رحم دلانہ طریقہ ذبح ہے جس سے جانور کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ جبکہ جھٹکے والا مغربی یا غیر اسلامی طریقہ ذبح غیر انسانی اور بے رحمانہ طریقہ ذبح ہے جس سے جانور کو سخت تکلیف اور اذیت ہوتی ہے، ان کے تجربات کے نتیجوں نے بہت سے لوگوں کو حیرت اور تعجب میں مبتلا کر دیا۔ ان کے تجربے کی تفصیل درج ذیل ہے:

مختلف قسم کے برقی آلات جانوروں کے دل اور دماغ میں آپریشن کر کے نصب کئے گئے۔ چند ہفتوں تک ان جانوروں کو آپریشن کے زخم بھرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد ان میں سے کچھ جانوروں کو اسلامی طریقہ سے ذبح (حلال) کیا گیا۔ یعنی انہیں لٹا کر ان کے حلق اور شہ رگ کو تیز دھار والے چاقو یا چھری سے کاٹا گیا۔ اور کچھ جانوروں کو مغربی جھٹکے والے طریقے سے کاٹا گیا۔ یعنی ان جانوروں کو جکڑ کر اوپر سے تیز دھار والے آلے سے ایک جھٹکے سے ان کی گردن الگ کر دی گئی۔ تجربے کے دوران ان جانوروں کے دل اور دماغ کی (الیکٹرونکس ا یخلو گراف) اور (الیکٹرو کارڈیو گراف) کے ذریعے گراف لئے گئے۔ جس کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

اسلامی طریقہ ذبح (حلال) کا نتیجہ:

پہلے تین سیکنڈ میں (الیکٹرو ا یخلو گراف) پر اسلامی طریقہ ذبح (حلال) سے کسی قسم کی کوئی گراف میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ یعنی جانور کو ذبح کے فوراً بعد کسی قسم کی کوئی تکلیف، اذیت یا درد محسوس نہیں ہوا۔ اگلے تین سیکنڈ میں گہری نیند یعنی بے ہوشی کا گراف نوٹ کیا گیا۔ یہ بڑی مقدار جسم میں خون کے اخراج سے ہوا۔ ان چھ سیکنڈ کے بعد (الیکٹرو ا یخلو گراف) کی سطح زیرو تھی، جبکہ دل ابھی دھڑک رہا تھا، اور جسم تیزی سے متحرک تھا۔ دل کے دھڑکنے اور جسم کے متحرک ہونے اور ریڑھ کی ہڈی میں موجود ڈوری جو کہ دماغ تک پیغام پہنچاتی ہے کی وجہ سے جسم کا تمام فاضل خون بہہ گیا۔ جس کے نتیجے میں صارف کو مفید صحت گوشت میسر ہوا۔

غیر اسلامی مغربی جھٹکے والے ذبیحہ کا نتیجہ:

ظاہر طور پر جھٹکے کے بعد جانور بے ہوش نظر آئے (الیکٹرو ا یخلو گراف) نے سخت درد تکلیف اور اذیت ظاہر کی۔ جانور کا دل جھٹکے کے فوراً بعد بند ہو گیا، اور دھڑکنا چھوڑ دیا۔ دل کے بند ہو جانے اور نہ دھڑکنے کی وجہ سے فاضل خون جسم سے باہر نہ نکل سکا اور وہ خون گوشت میں سرایت کر گیا۔ جس کی وجہ سے صارف کو مضر صحت گوشت میسر ہوا۔ اس تجربے کی مزید تفصیل بذریعہ ای میل اس ایڈریس سے براہ راست خودکار طریقے سے وصول کی جا سکتی ہیں

(<faqmumineen.Org)

تمام تعریفیں اس خدائے بزرگ و برتر کے لئے جو کہ تمام کائنات کا اصل خالق و مالک ہے اور اس کا بے شمار شکر اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا اور سائنس کی ترقی نے جو باتیں آج ثابت کی ہیں، ان کی تفصیل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آج سے چودہ سو سال پہلے سے موجود ہیں اور سائنس جس قدر زیادہ ترقی کرے گی۔ اتنی ہی زیادہ اسلام کی سچائی، حقانیت، آفاقیت ثابت ہو گی۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسلام کے صحیح سیدھے اور سچے راستے پر چلنے اور اسی پر قائم و دائم رہنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

○

زندگی کے سارے سُکھ، صحت اور تن دُرستی سے ہیں
He (Allah) is the healer
Tunsukh
Aloe Vera based syrup
100% Herbal—100% Natural
ایلوویرا اور
منتخب نباتات کا
صحت افزا مرکّب
Tunsukh
تن سُکھ سے تن دُرست
تن سُکھ جسم وجاں کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔
ہمدرد
مدینۃ الحکمۃ تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
Adarts -HTS-12/97(R)

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کا مسلمانوں علمأ کو مناظرہ کا چیلنج کرنے کے بعد فرار

جھنگ (نمائندہ خصوصی) نیکو کارہ ایک گاؤں کا نام ہے جو کچا احمد پور روڈ پر واقع ہے وہاں ڈاکٹر عبدالغفار کے پاس قادیانی محمد یاسین نامی اپنے مربی کے ہمراہ کئی دفعہ آیا اور ڈاکٹر صاحب سے بات چیت شروع کی مگر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں قادیانیوں کے مکر و فریب سے ناواقف ہوں تو انہوں نے کہا کہ آپ مسلمان علمأ کو بلا لیں چنانچہ ایک دو مارچ ۱۹۹۹ء بروز منگل بعد از نماز مغرب کا وقت طے ہوا کہ قادیانی مسلمان علمأ سے مناظرہ کریں گے اور اگر درمیان میں کوئی مجبوری پیش آجائے تو مناظرہ سے دس دن قبل اطلاع دینا ہوگی اور جو فریق میدان مناظرہ میں نہ آیا وہ جھوٹا تصور ہوگا۔ ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے مولانا غلام حسین مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (جھنگ) سے رابطہ قائم کیا چنانچہ مذکورہ تاریخ کو جھنگ سے علمأ کا وفد جس میں مولانا عبدالرحیم صدر مدرس مدرسہ جامعہ محمودیہ مولانا محمد الیاس بالاکوٹی، مولانا غلام مصطفی خطیب جامع مسجد ختم نبوت جھنگ، مفتی صدیق صاحب وغیرہ حضرات شامل تھے علمأ کا وفد ظہر کے وقت جگہ مذکورہ پر پہنچ گیا وقت مقررہ پر قادیانی جب نہ آئے تو علمأ نے علاقہ کے لوگوں کے پرزور مطالبہ پر قادیانیوں کے عقائد و نظریات کھل کر بیان کئے۔ مفتی محمد صدیق نے مناظرہ کی غرض وغایت بیان کی اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ نظریات سے بچنے کی تلقین کی اور قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کرنے کا بیان فرمایا مولانا عبدالرحیم صاحب نے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے دجل و فریب سے مسلمانوں کو آگاہ کیا مولانا غلام مصطفی صاحب نے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قادیانیوں کا عقیدہ اور دونوں شخصیتوں کا فرق اور نشانیاں حدیث کی رو سے بیان کیں اور قادیانیوں کو مباہلہ کا چیلنج کیا اور کہا کہ قادیانی اب بوکھلا چکے ہیں کیونکہ چناب نگر (ربوہ) کا نام اب بدل چکا ہے اور ربوہ کے قادیانی کثیر تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں اور اب قادیانیوں کی ذلت اور رسوائی کے دن آچکے ہیں آخر میں مولانا غلام حسین نے قادیانی کتابوں سے حوالہ جات دکھا کر مرزا قادیانی کا پوسٹ مارٹم کیا حوالہ جات سن کر مسلمان کانوں کو ہاتھ لگا کر بار بار توبہ کرتے رہے اور وعدہ کیا کہ ہم قادیانیوں سے ہر ممکن بائیکاٹ جاری رکھیں گے۔ آخر میں مولانا غلام حسین نے دعا کروائی کہ اللہ پاک قادیانیوں کے فتنہ سے تمام عالم اسلام کو محفوظ فرمائے اور مسلمانان علاقہ کے پرجوش نعروں پر جلسہ اختتام پذیر ہوا ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد اور مسلمان علمأ کا وفد مذکورہ جگہ سے مناظرہ کا وقت ختم ہونے کے بعد فاتحانہ انداز سے واپس روانہ ہوگئے۔

مولانا فقیر اللہ اختر کا منڈی بہاؤالدین میں تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے ضلع گجرات اور ضلع منڈی بہاؤالدین کے مختلف علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور وہاں پر مختلف اجتماعات سے خطاب کے علاوہ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ لوگوں کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے لالہ موسیٰ، جلالپور جٹاں، کھاریاں، کڑیانوالہ، پھدر، ملکہ، منڈی بہاؤالدین اور واسو کا دورہ کیا۔ ان مقامات پر مولانا عبدالقیوم، مولانا قاری میاں احمد، چودھری قمر الزمان، قاری محمد نواز، مولانا عطأ اللہ، پیر محمد اشرف، ملک محمد یامین قادری، ماسٹر محمد صادق، اکرام اللہ خان اور دیگر احباب نے بھی خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی کے ماموں جناب عبدالغفور شورکوٹ کینٹ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام احباب رفقا جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی، جناب مولانا محمد علی صدیقی، جناب جمال عبدالناصر شاہد اور تمام لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔ تمام قارئین ختم نبوت سے مرحوم کے لئے بلندی درجات اور دعا کی درخواست ہے .... (ادارہ)

قادیانی نوجوان کا قبول اسلام

میں مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے خود ساختہ عقائد اور دجل و فریب پر لعنت بھیج کر اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر متزلزل اور غیر مشروط ایمان لانے کا اعلان کرتا ہوں (امجد)

پسرور (نمائندہ خصوصی) قصبہ کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے امجد نامی نوجوان جو کچھ عرصہ قبل قادیانی غنڈوں کی چکنی چپڑی باتوں اور ترغیب و ترہیب سے متاثر ہو کر قادیانیت کے جال میں پھنس گیا تھا نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پر خلوص کارکنان کی کوششوں سے جامع مسجد کلاسوالہ میں مسلمانوں کے ایک عظیم اجتماع میں قادیانیت پر لعنت بھیج کر قبول اسلام کا غیر مشروط اعلان کیا تو مسلمانوں نے نوجوان امجد کو قادیانیت کے دجل و فریب پر لعنت بھیج کر قبول اسلام پر دلی مبارکباد پیش کی اور اسلام پر ثابت قدم رہنے کی دعا کی گئی۔ اس خوشخبری پر علاقہ کے مسلمانوں نے خوشی کے اظہار میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی اور نعرہ ہائے تکبیر سے خوشی کا اظہار اور نو مسلم نوجوان امجد کی حوصلہ افزائی بھی کی۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے

آسمانوں کی زینت ستارے' خواتین کی زینت زیورات

ستارا جیولرز

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

فون نمبر: ۲۴۵۰۸۰

صدقہ جاریہ

الحمدللہ! اس وقت اس عاجز کے زیر انتظام کراچی اور ڈیرہ غازی' ان میں چند مساجد اور مدارس توکلاً علی اللہ کام کر رہے ہیں جن میں قرآن و حدیث کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ نیز مسجد سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گلشن بنگلوز بلاک ۱۹ گلستان جوہر کراچی میں عرصہ دو سال سے بغیر چھت کے نمازیں ہو رہی ہیں۔ اسی طرح مدرسہ تعلیم القرآن پلاٹ نمبر اے ۴۲ بلاک ۱۳/ اے گلشن اقبال کراچی زیر تعمیر ہے جبکہ جامعہ افتخار العلوم بلاک ۱۷/ گلستان جوہر کراچی و دارالعلوم عزیزیہ نقشبندیہ بستی معموری ضلع ڈیرہ غازی خان کے طالب علموں کے مصارف کا معاملہ بھی درپیش ہے۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ عطیات' زکوٰۃ' صدقات سے ان کار خیر میں تعاون فرمائیں۔

الداعی الی الخیر: حافظ غلام رسول' خطیب و امام مسجد عمر فاروقؓ

لانگ لائف ہاؤسز بلاک ۱۷/ گلستان جوہر کراچی..... فون: 8118615

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اختر ؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی ؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۲۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۰۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۶	گفٹ فار قادیانیت (انگلش)	〃 〃 〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات و نزول اکابر امت کی نظر میں	〃 〃 〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
۱۰	〃 〃 جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۲	تحریف بائبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع و نزول مسیح ؑ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گورداسپوری ؒ	۲۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھری ؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۲۰	قادیانی افسانے	〃 〃 〃	۴۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۶۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۳۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃 〃 〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوری ؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃 〃 〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہر چہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمٰن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۶۰
۳۲	الخلیفۃ المھدی فی الاحادیث الصحیحۃ	مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد خاں	۵۰

نوٹ: کتب بذریعہ ڈاک منگوانے پر بائیس روپے فی کلو علاوہ قیمت کتاب ہے۔
وی پی کی سہولت ممکن نہیں۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ اور حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ کی اپیل

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
○ یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
○ تبلیغ و اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
○ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز عربی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
○ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
○ صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
○ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
○ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
○ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : محبین، دوستوں اور وابستگان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔
کراچی کے احباب نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ نمبر ۱۰-4937 میں براہ راست رقم جمع کرکے دفتر کو اطلاع دیں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں

قربانی کے جانور کی عمر

بکرا، بکری ایک سال۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ دنبہ، بھیڑ، مینڈھا اگر چھ ماہ کا ہو جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو۔ اگر ایک سال کے بچوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔
○ قربانی کا جانور بے عیب ہو۔ ○ خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ ○ جس قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کے ابتدا ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔ ○ گائے، بھینس، اونٹ میں سات تک حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی اکیلا کرے تو بھی جائز ہے۔ ○ سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے قبلہ رو لٹائے تو یہ دعا پڑھے :

انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین

○ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے :

اللّٰھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراہیم علیہما السلام

○ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔ ○ حصہ دار سب مسلمان ہوں، اگر قادیانی یا لاہوری مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہو گی۔ ○ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا تو اس قربانی کا گوشت کھانا اس کا کھانا حرام ہو گا۔ ○ قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔ ○ قربانی کے جانور کی رسی، جھول وغیرہ صدقہ میں دے دینی چاہئے۔ ○ ذی الحج کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرہویں ذی الحج کی عصر تک ہر شخص کے لئے اکیلا یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد

○ یکم ذی الحج سے لے کر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں سے مشابہت ہو جائے۔ ○ نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو دو رکعت تکبیرات تشریق بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔ ○ ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ شہر فون :514122
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون :7780337